اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

ماہانہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جنوری 2002ء
صلح 1381 ہجری شمسی

سنہ ۲۰۰۲ء

کل سنۃ وانتم طیبون

نیا سال مبارک ہو!!

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعودؑ

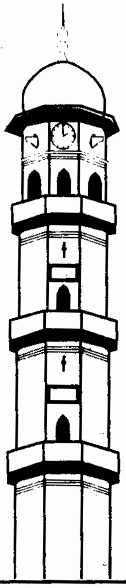

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

Monthly MISHKAT Qadian

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۲۱　　صلح ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق جنوری ۲۰۰۲ء　　شمارہ ۱

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 100 روپے

بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی

قیمت فی پرچہ: 10 روپے

ضیاپاشیاں

نگران: محمد نسیم خان

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامد

نائبین

نصیر احمد عارف

عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی

دفتری امور: راجہ ظفر اللہ خان انسپکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

اداریہ	2	عید الاضحیة	21
فی رحاب تفسیر القرآن	3	واقفین نو کے لئے عمومی رہنمائی (قسط آخر	23
کلام الامام	5	کنگسٹن سے قرطبہ تک	27
M.T.A. سے استفادہ (5)	7	مشروم	33
سیرت آنحضرتؐ (عورتوں کے حقوق)	12	ایک الہام ایک خوشخبری	35
من الظلمات الی النور	19	اخبار مجالس، وصایا	36

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)

By Munir Ahmad Hafizabadi M:A Printer & Publisher.

مبارک صد مبارک

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور جملہ ذیلی شعبہ جات مشکوٰۃ، راہ ایمان، مخزن علم، کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے اپنے دل و جان سے محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں نئے سال 2002ء یعنی 1381 ہش کے آغاز کی مناسبت سے دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش ہے۔ اسی طرح خلافت کے روحانی نظام سے منسلک اکناف عالم میں بسنے والے عشاق دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عالم اسلام احمدیت کی خدمت میں مبارک بادی کا تحفہ پیش ہے۔

رسالہ مشکوٰۃ 21ویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جس نے اس رسالہ کو نامساعد حالات میں، مخالفانہ ماحول میں ایک قابل قدر مقام تک پہنچایا۔ اور اس موقعہ پر ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ممنون ہیں کہ حضور کی پر خلوص دعائیں اور مشورے رسالہ کی تقویت کا موجب بنتے رہے۔ اور بنتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ان تمام قارئین کرام اور محسنین کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن کا مخلصانہ تعاون ہر قدم پر مشکوٰۃ کو نصیب ہوتا رہا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ تاکہ مشکوٰۃ صحیح معنوں میں نور قرآن کو منعکس کرنے والا ''مشکوٰۃ'' ثابت ہو۔ اور جماعتی تعلیم و تربیت میں نمایاں کردار ادا کر سکے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطاء فرمائے۔ اسلام احمدیت کو عظیم الشان اور عالمگیر فتوحات نصیب فرماتا چلا جائے۔ تمام دنیا میں عموماً اور برصغیر میں خصوصاً جو سیاسی تبدیلیاں اور تغیرات واقع ہو رہے ہیں وہ سب جماعتی ترقی کے لئے مفید ثابت ہوں۔ تبلیغ اسلام احمدیت کے لئے تمام راستے ہموار ہوں۔ اور وہ موعود غلبہ ہم بچشم خود مشاہدہ کر سکیں۔ جس کی صدیوں سے خدا کے برگذیدوں کی طرف سے خوشخبری دی جاتی رہی ہے۔ ہم اور ہماری نسلیں ان انقلاب انگیز وجد آفرین روحانی لمحات میں شریک ہو سکیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

(ادارہ)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ﴿العلق﴾

قسط 10

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے مأخوذ

پس وہ پیشگوئی جو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے فرمائی تھی مسیحی مذہب کے ذریعہ بھی پوری نہیں ہوئی۔ وہاں یہ خبر تھی کہ ابراھیمی نسل سے ساری قومیں برکت پائیں گی اور مسیحی مذہب کے بانی نے اپنے بارہ حواریوں کو یہ ہدایت دی کہ وہ غیر قوموں کو تبلیغ نہ کریں اور صرف یہود کو تبلیغ کریں۔ پس مسیحی مذہب کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ سب قوموں کو برکت دینے کے لئے آیا تھا۔

مذکورہ بالا حوالہ میں ''پہلے'' کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ بعض عیسائی کہہ دیا کرتے ہیں کہ پہلے بنی اسرائیل کو تبلیغ کرنے کا حکم تھا۔ یہ حکم نہیں تھا کہ بنی اسرائیل کے علاوہ کسی قوم کو تبلیغ ہی نہ کی جائے۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ کیونکہ اوّل تو یہ واضح ہیکہ جب تک سب بنی اسرائیل ایمان نہ لائیں دوسروں کو تبلیغ کرنا منع ہے اور چونکہ یہودی ابھی تک موجود ہیں اس لئے عیسائیوں کو غیر قوموں میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ دوسرے خود حضرت مسیحؑ نے اپنے اس حکم کی تشریح کر دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم بنی اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے۔'' (متی باب ۱۰ آیت ۲۳)

ان الفاظ میں حضرت مسیحؑ کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ جب تک میں دوبارہ واپس نہ آجاؤں تم بنی اسرائیل کی تبلیغ کو ختم نہیں کر سکو گے۔ گویا مسیح کے دوبارہ آنے تک انکی قوم کیلئے صرف بنی اسرائیل میں تبلیغ مقدر رہے کسی اور قوم کو تبلیغ کرنا ان کیلئے جائز نہیں۔

ہاں بعثت ثانیہ میں سب دنیا کو تبلیغ ہوگی پس اس جگہ ''پہلے'' کے وہی معنے لئے جائیں گے جو حضرت مسیحؑ کے دوسرے کلام سے ثابت ہیں اور وہ معنے یہی ہیں کہ مسیح کی بعثت ثانیہ سے پہلے عیسائیوں کو یہود کے علاوہ اور کسی کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ حضرت مسیحؑ صاف طور پر فرماتے ہیں کہ جب تک میں دوبارہ نہ آجاؤں تم یہود کی تبلیغ سے فارغ نہیں ہو سکو گے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ میرے دوبارہ آنے تک تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اپنی تبلیغ صرف یہود تک محدود رکھو۔ جب میں دوبارہ آجاؤں گا تو پھر تمہیں اس بات کی اجازت ہوگی کہ تم ساری دنیا کو تبلیغ کرو۔

پھر مسیحؑ فرماتے ہیں کہ

''میں اسرائیل کے گھر کی کھوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔''
(متی باب 15 آیت 24)

اس میں اور زیادہ وضاحت سے انہوں نے قوموں کی نسبت سے اپنے حلقہ سے تعیین کر دی اور بتا دیا کہ میرا تعلق بنی اسرائیل کے علاوہ اور کسی قوم سے نہیں۔

جب حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت صرف اسرائیلی قبائل کے لئے مخصوص تھی تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مصداق ثابت نہ ہوئے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا گیا تھا کہ تیری نسل کے ذریعہ زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی۔ اور جب حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ میں ساری دنیا کو برکت دینے کے لئے نہیں بلکہ صرف بنی اسرائیل کو برکت دینے کے لئے آیا ہوں۔

فی رحاب تفسیر القرآن

دوم۔ وہ شریعت نہیں لائے۔ حالانکہ تمام پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا شریعت لائے گا۔ پس چونکہ وہ شریعت نہیں لائے اس لئے انہیں دنیا کا مقصود قرار نہیں دیا جا سکتا۔

سوم۔ وہ خود اقرار کرتے ہیں کہ ''وہ نبی'' ان کی پہلی بعثت کے بعد اور دوسری بعثت کے پہلے آئے گا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

''ضرور ہے کہ آسمان اسے لئے رہے (یعنی مسیح کو) اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے نبیوں کی زبانی شروع سے کیا اپنی حالت پر آویں۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہارے بھائیوں سے تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھاوے گا جو کچھ وہ تمہیں کہے اس کی سب سنو۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائیگا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی۔'' (اعمال باب 3 آیت 25-21)

ان الفاظ میں حواری حضرت مسیح سے خبر پا کر بتاتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے سے پہلے ضروری ہے کہ وہ نبی آجائے جس کی تمام انبیاء خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ وہ صاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ پشگوئیوں میں ایک شریعت لانے والے نبی کے متعلق جو خبر دی گئی تھی مسیح علیہ السلام کی دوبارہ بعثت اس کے بعد ہوگی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح علیہ السلام اس پیشگوئی کا مصداق نہیں بلکہ آنے والا نبی جو اپنے ساتھ شریعت رکھتا ہوگا۔ جو مسیح علیہ السلام کی بعثت اوّل جو بعثت ثانیہ کے درمیان آئے گا۔ وہ اس کا مصداق ہوگا۔ اس موقعہ پر عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ تمہارا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدائشِ عالم کا نقطۂ مرکزی قرار دینا غلط ہے۔ نقطۂ مرکزی بہر حال مسیح علیہ السلام ہے۔ جس نے صاحبِ شریعت نبی کے بعد آنا ہے۔ مگر یہ سوال بھی حل ہو چکا ہے۔ کیونکہ مسیح ثانی جس نے مبعوث ہونا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو چکا ہے۔ اور اس نے صاف اور کھلے لفظوں میں اعلان کر دیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میں نے جو کچھ حاصل کیا ہے آپؐ سے ہی حاصل کیا ہے۔ پس یہ سوال جاتا رہا کہ نقطۂ مرکزی ابھی باقی ہے کیونکہ جسے سب سے آخر میں نقطۂ مرکزی قرار دیا جا سکتا تھا اس نے خود آکر کہہ دیا ہے کہ میں نقطۂ مرکزی نہیں بلکہ نقطۂ مرکزی وہ ہے جو مجھ سے پہلے آچکا ہے۔ بہر حال اعمال باب ۳ کی تصریحات سے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر مبنی ہیں یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ مقصود جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثتِ اوّل کے بعد اور بعثتِ ثانیہ سے پہلے آنا تھا اور وہ ہمارے پیارے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تھا اسے یاد کرتے ہوئے کھڑا ہو اور تبلیغ کر کہ تُو اس غرض کو پورا کرنے والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ۔ تو پڑھ یعنی دنیا کے سامنے میرا نام لے کر اعلان کر کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بات کہتا ہوں مگر یہ ساتھ کہہ کہ اس رب سے مسیحیوں کا رب مراد نہیں جو بیٹے کا محتاج ہے، یہودیوں کا رب مراد نہیں، جو ایک قوم سے واسطہ ہے، مشرکوں کا رب مراد نہیں جو کسی چیز کو پیدا کرنے سے قاصر ہے بلکہ اَلَّذِیْ خَلَقَ تُو اس خدا کا نام لے کر اعلان کر جس نے مخلوق کو ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا تھا مگر ابھی تک وہ مقصد پورا نہیں ہوا تھا اب تیرے ذریعہ وہ مقصد پورا ہوا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد 9 صفحہ 265-264)

خدا کی پہچان

''خدا تعالیٰ کو پہچانو کہ جسکی طرف تم نے جانا ہے''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۲)

﴿مرسلہ نیلوفر سلیمان﴾

پاک ہونے کا ایک طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

پس میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی، جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمانی ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت، سب کچھ آسمان سے آتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

کلام الامام علیہ السلام

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے۔ اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔

﴿ملفوظات جلد 7 صفحہ 276-277﴾

M.T.A. سے استفادہ 5

سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان و دیگر پروگراموں سے کما حقہ استفادہ آسان بنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے جسکے تحت مکرم شیراز احمد صاحب قائد علاقائی تامل ناڈو کی قیادت میں ایک ٹیم مسلسل کام کر رہی ہے۔اور یہ ٹیم M.T.A. پر نشر ہونے والے حضور انور کے پروگرام کا خلاصہ تیار کرتی ہے۔حتی الوسع حضور انور کے ہی مبارک الفاظ میں یہ خلاصہ تیار کیا جاتا ہے۔اور یہاں قادیان میں محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر بدر کی راہنمائی میں ایک ٹیم اس کے تراجم اور ترتیب میں کام کر رہی ہے۔مکرم خورشید احمد صاحب خادم اور مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ اس کمیٹی کے ممبران ہیں۔یہ سب دوست قارئین کی دعاوں کے مستحق ہیں جن کی کاوش سے مشکوٰۃ کو علوم و معارف قرآن پر مشتمل یہ مائدہ قارئین تک پہنچانے کی سعادت مل رہی ہے۔جزاھم اللہ احسن الجزاء (ادارہ)

پہلی صدی میں تبلیغ کا طریق کار بحث و مباحثہ رہا ہے۔دوسری صدی میں تبلیغ کا طریق کار کیا ہونا چاہئے؟

جواب۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود کے علاوہ کسی نے بھی دعاؤں پر منحصر رہنے پر اتنا زور نہیں دیا ہے۔دعا احمدیت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔اور اس کی تبلیغ میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔احمدیت کے کارکن معلم و مبلغ دو قسم کے ہوتے ہیں۔پہلی قسم ان کی جو کہ پڑھے لکھے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور دوسرے وہ جو بمشکل ہی پڑھنا لکھنا جانتے ہیں۔دوسری قسم میں سے کچھ لوگ تو اتنے عجز سے بھرپور ہیں کہ ان کا سارا زور دعاؤں پر ہی رہتا ہے۔ان لوگوں کو بہت بڑی تعداد میں پھل یعنی بیعتیں عطا ہوتی ہیں۔اور جن لوگوں کو یہ احمدیت میں داخل کرتے ہیں وہ متقی اور پرہیز گار ہو جاتے ہیں۔میں ہمیشہ اس بات پر زور دیتا ہوں کہ تبلیغ میں دعاؤں کو انتہائی اہمیت دینی چاہئے۔

سوال۔اللہ تعالیٰ کی رضا گناہوں کا مقابلہ کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔اخروی زندگی میں ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟

جواب۔وہاں گناہ نہیں ہوں گے۔ترقی گناہوں کے بغیر ہوگی۔ترقی (اخروی زندگی میں) خدا تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ تر نزدیک آنا ہے۔جنت میں ان کا لگاتار ارتقاء ہوگا۔ایک مقام پر کھڑے رہنے سے بوریت بھی پیدا ہوگی۔اور یہ دلچسپی کا باعث نہیں ہوگا۔وہاں لگاتار ترقی ہوگی۔جنت میں درجات کے اوپر درجات ہوں گے۔

سوال: کیا غیر مسلم جنت میں جائیں گے۔

جواب۔جنت میں وہ مسلمان ہوں گے۔شروع سے دنیا کا مذہب اسلام ہے۔جس کا مطلب ہے خدا تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری۔ہر نبی اپنے حقیقی پیروکاروں کے ساتھ جنت میں ہوگا۔قرآن پاک کے مطابق ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے متقی لوگ جنت میں ہوں گے۔ایک معنی سے تو وہ مسلمان نہیں ہیں مگر لفظ کی روح کے اعتبار سے وہ سارے مسلمان ہیں۔

سوال۔کسی شخص کی وفات کے چالیس دن کے بعد اس کی قبر پر جانے کا کیا کوئی اسلامی رواج ہے؟

جواب۔نہیں ایسا کوئی رواج نہیں ہے۔میں نے اس کے بارے میں کہیں کچھ نہیں پڑھا۔لیکن مجھے علم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت جس میں آپ نے فرمایا کہ انبیاء کے جسم سے ان کی روحوں کا مکمل انخلاع تین دن بعد ہوتا ہے۔ان کا جھکاؤ اخروی زندگی کی طرف ہوتا ہے اور دنیاوی زندگی ان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی۔وہ موت کی راہ دیکھتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی روح کا مکمل انخلاع تین دن بعد ہو جاتا ہے۔اور

دوسرے انسانوں کے لئے یہ تین سے چالیس دن بعد ہوتا ہے۔ میری والدہ کی وفات پر میں اور میرے والد صاحب بہشتی مقبرہ قادیان میں والدہ صاحبہ کی قبر پر لگاتار چالیس دن تک جاتے رہے۔

سوال۔حضور قادیان کے مستقبل کو کیسا پاتے ہیں؟

جواب۔عظیم الشان۔ربوہ مرکز ثانی ہے۔قادیان حقیقی مرکز ہے۔حضرت مسیح موعود کی پیدائش وہاں ہوئی اور آپ کی تدفین بھی وہیں عمل میں لائی گئی۔ بیت الدعاء قادیان میں ہے۔دنیائے احمدیت قادیان سے اپنا تعلق کبھی نہیں توڑ سکتی۔

سوال۔ اگر کوئی ملک احمدیت میں داخل ہوجائے تو کیا احمدیوں کو اس ملک میں داخل ہونے کے لئے ویزا لینا ہوگا؟

جواب۔ہاں احمدیوں کو احمدی ممالک میں داخل ہونے کے لئے ویزا کی ضرورت پڑیگی۔

سوال۔کیا نماز کے دوران کشف دیکھنا ممکن ہے۔اور کیا ہم ان عطر کی خوشبوؤں کو سونگھ سکتے ہیں جو وہاں نماز کی جگہ پر نہیں ہے۔

جواب۔ہاں کچھ متقی لوگ ان چیزوں کو سونگھ سکتے ہیں جو کہ وہاں موجود نہیں ہیں۔عالم نماز میں کشف ممکن ہے۔ذہن اس چیز سے ہٹ جاتا ہے جو آپ کرتے ہیں۔ایک دفعہ ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اپنی بیٹی کے لئے دعا کا خط لکھا۔خط نے میرے دل پر بہت اثر کیا۔نمازِ تہجد میں سجدہ کے دوران میں اس کے لئے دعا کررہا تھا تو میں نے کشف میں دیکھا کہ ایک بچہ میرے ساتھ کھڑا ہے اور میں نے اس بچہ کی ٹانگوں پر پیار سے مس کیا ہے۔یہ وہ دعا تھی جس میں ملک سیف الرحمٰن صاحب نے اپنی بیٹی کے اولاد ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔اور یہی ہوا ان کی بیٹی کو لڑکا ہوا۔

سوال۔تمام انسان مختلف ہیں۔(جسمانی طور پر) لیکن پرندے ایک ہی قسم کے کیوں ہیں؟

جواب۔ پرندے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ پرندوں میں ہر پرندے میں فرق کرسکتے ہیں۔ ہمارے لئے تمام چینی نسل کے لوگ ایک جیسے ہیں۔آپ کو دھیان سے دیکھنے پر ہی فرق پتا لگے گا۔اللہ تعالیٰ نے پرندے کو مختلف وذاتی جسمانی خصوصیات کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔آپ کو فرق دیکھنے کے لئے نور کی ضرورت ہے۔

سوال۔ جو بچے بول نہیں سکتے یا قوت اظہار نہیں رکھتے ان کو اشاروں کی زبان سکھائی جاتی ہے۔ آپ کا اس بارے میں کیا نظریہ ہے۔

جواب۔یہ اچھی بات ہے یہ ممکن ہے بچہ بہت ذہین ہوتا ہے یہاں تک کہ پیٹ میں بھی آواز کو سنتا ہے۔اور اس پر ردعمل کا اظہار کرتا ہے۔

سوال: اگر چولہ بابا نانک اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کفن ہمارے پاس آجائے تو ہمارا ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

جواب۔ہم ان کو پوری عزت واحترام دیں گے۔

سوال۔ مستقبل میں نئے جانداروں کے بارے میں بیان فرمائیں؟

جواب۔ایسا وقت آسکتا ہے کہ جب انسان ختم ہوجائیں گے اور ایک نئی قسم کی زندگی جنم لے گی۔وہ انسان کی باقیات میں سے ارتقاء پائیگی۔شائد ۱۰ لاکھ سال بعد۔ وہ انسانوں جیسے ہوتے ہوئے بھی کئی پہلوؤں سے ان سے مختلف ہوں گے۔مگر یہ بات یقینی ہے کہ کوئی انسان جیسا وجود ہی مستقبل میں ظاہر ہوگا۔

سوال۔لاہوری احمدیوں کا ماننا ہے کہ رسول اور نبی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استعاری نام ہیں۔ ہم اس بات کا

جواب جیسے دے سکتے ہیں؟

جواب۔ جب خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ کہا ہے تو اس کو سنجیدگی سے لینا چاہئے اور اس کو حقیقی طور پر لینا چاہئے نہ کہ استعاری طور پر۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابتداء میں اپنے کمال عجز کی وجہ سے سوچا کرتے تھے کہ وہ کون ہوتے ہیں نبی کہلانے والے۔ لیکن ایک مرتبہ تمام رات ان پر الہامات ہوئے جس میں ان کو نبی اللہ مخاطب کیا گیا تھا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے معنی کو حقیقی طور پر تسلیم کیا نہ کہ استعاری طور پر

بنگالی بھائیوں سے۔ 11-4-2000

سوال۔ کیا ہم سٹاک مارکیٹ میں پیسہ لگا سکتے ہیں؟

جواب۔ یہ خودکشی کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس میں جوئے کا عنصر بھی شامل ہے۔ جسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ یہ غیر مسلموں کے لئے بھی خودکسی کے مترادف ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے فائدہ ہے لیکن بعد میں گھاٹا ہی گھاٹا ہے۔ اس کا انتظام یہودی مافیا سنبھالتی ہے اور یہی اس کو نیچے بھی گراتی ہے۔ ایک احمدی نے سٹاک مارکیٹ میں کئی لاکھ پونڈ لگا دئے۔ جب اس نے مجھ سے مشورہ چاہا تو میں نے اسے جلد سے جلد سب کچھ بیچ دینے کو کہا۔ چاہے نقصان پر ہی کیوں نہ بکے۔ ایک ہفتے کے اندر اندر ہی سٹاک مارکیٹ نیچے گر گئی۔ اگر وہ بیچ نہ چکا ہوتا تو اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتا۔ اس نے شکرانہ کے طور پر ایک لاکھ ڈالر یا پاؤنڈ چندہ میں دئے۔ اگر پیسہ لگانے کی صلاحیت ہے تو اپنا پیسہ Real Estate میں لگانا چاہئے۔ بنک میں نہیں رکھنا چاہئے کیونکہ سود حرام ہے۔ ایک دفعہ ایک احمدی جس نے پیسہ نہیں لگایا تھا ایک انگلینڈ کے احمدی کے بارے میں مشورہ مانگا جو کہ ایک بہت ہی مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ کاروبار کرتے ہیں۔ حضور سے مشورہ کرنے والے احمدی کو سٹاک مارکیٹ میں انوائیٹ کر رہے تھے۔ حضور نے ان احمدی کو جو یہ کاروبار کرتے تھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جوا مت کھیلیں۔ آپ باقی سب کا پیسہ بھی گنوا بیٹھیں گے۔ وہ اپنے خاندان کا سارا پیسہ بھی لگا بیٹھے تھے۔ حضور نے انہیں بتایا لیکن انہوں نے دھیان ہی نہیں دیا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ بہت ہی چالاک ہیں۔ وہ ان کے دوست اور ان کے خاندان سب لوگ اپنا پیسہ گنوا بیٹھے۔ وہ احمدی اپنا سب کچھ گنوا بیٹھا۔ اب صرف اس خاندان سے متعلقہ ایک گھر ہی بچ سکا ہے اس لئے سٹاک مارکیٹ کے قریب بھی مت جاؤ۔

سوال۔ سورۃ نحل کی آیت نمبر ۹۳ کا کیا مطلب ہے۔

جواب۔ کئی لوگ اس طرح کرتے ہیں۔ وہ اچھے عمل کرتے ہیں اور پھر خود ہی ان کو تباہ بھی کر دیتے ہیں۔ ایک غریب آدمی پر احسان کرنے کے بعد اسے طعنہ دے کر اپنے اچھے عمل کو ختم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے ہوئے وہ لوگوں میں جھوٹا یقین پیدا کرتے ہیں اس آیت میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ آیت سکھاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیسے حاصل کی جائے۔

سوال۔ ایک احمدی سٹیٹ میں زکوٰۃ کون سنبھالیگا۔ حکومت یا خلیفہ؟

جواب۔ ایک احمدی سٹیٹ میں خلیفہ نہیں بلکہ حکومت زکوٰۃ کا انتظام سنبھالے گی۔ تمام حکومت ہی احمدی ہوگی۔ وہ اسلامی تعلیمات کا احترام کرتے ہوئے خلیفہ کی نصیحت مانے گی۔ وہ اس کا صحیح ڈھنگ سے انتظام کرے گی۔ نہیں تو دوسری صورت میں دوبارہ ان کو نہیں چنا جائیگا۔

سوال۔ زبان کا منبع کیا ہے؟

جواب۔ زبان خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی گئی تھی۔ خدا

تعالیٰ نے آدمی کو پیدا فرمایا اور پھر بولنا اور اظہار کرنا سکھایا۔ خدا تعالیٰ نے آدمی کی طرح کسی دوسرے جاندار کو نہیں سکھایا۔ آدمی اتنی زیادہ ترقی کر چکا ہے کہ وہ استعارے کی زبان اور سائنس کے باریک علوم پر بھی بحث کر سکتا ہے جو کہ کسی جانور کے بس کی بات نہیں۔ ابتداء میں خدا تعالیٰ نے آدمی کو زبان سکھائی بعد میں ارتقاء کے ساتھ ساتھ زبان میں تبدیلی ہوتی رہی۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاطعہ کی حقیقت پر روشنی ڈالیں۔

جواب۔ قریش مکہ نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کا مکمل طور پر مقاطعہ کیا۔ آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ اور آپ کے صحابہ کرام گھاس اور پتوں پر گزارہ کرتے رہے۔ کسی قسم کا کھانا آپ تک نہیں پہنچنے دیا گیا۔ کبھی کبھی کسی طریقہ سے ان تک کھانا پہنچ بھی جاتا تھا۔ ایک صحابی سے روایت ہے کہ وہ مقاطعہ کے دنوں میں ایک مرتبہ سخت بھوکے تھے۔ اچانک ان کے پاؤں کے نیچے کوئی نرم چیز آگئی۔ شاید یہ کھجور یا کوئی کیڑا بھی ہو سکتا تھا وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتے تھے سخت بھوک کے عالم میں انہوں نے وہ چیز منہ میں ڈالی اور کھا گئے۔

سوال۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ مختلف چیزوں کو گواہ ٹھہراتا ہے اس کی کیا فلاسفی ہے۔

جواب۔ ان میں مختلف پیشگوئیوں کی طرف اشارہ ہے جن میں سے کچھ پوری ہو چکی ہیں اور کچھ پوری ہونی ہیں۔ حال اور مستقبل کی سبھی پیشگوئیوں کا اس میں بیان ہوا ہے۔ ان کی تفصیل کے لئے میری کتاب۔ Revelation Rationality knowledge & truth دیکھیں۔ قرآنی تعلیمات پر قائم شدہ دلائل کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا جن کو میں نے اپنی کتاب (Revelation Rationality knowledge & truth) میں بیان کیا ہے۔

سوال۔ اگر کوئی امام نیک نہیں ہے تو کیا تب بھی ہمیں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔

جواب۔ امام چاہے نیک ہو یا بد آپ کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ہوگی۔ اگر اس کے اعمال اور کردار برے ہیں تو آپ کو اس کے بارے میں حکام کو اطلاع دینی ہوگی جنہوں نے اس کو چنا ہے۔ اور ٹھیک ڈھنگ سے اس کو ہٹائیں۔ جب تک وہ امام ہے آپ کو اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔

اطفال سے ملاقات:

سوال۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فلسطین سے کشمیر پہنچنے میں کتنا عرصہ لگا؟

جواب۔ اس وقت کے لوگ مسافروں کی مہمان نوازی کا اچھا خیال رکھتے تھے ان کو کشمیر پہنچنے میں ایک سال سے بھی کم وقت لگا ہوگا۔

سوال۔ کشتی نوح کی کیا اہمیت ہے؟

جواب۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ ایک بار مل جائے تو یہ اللہ کا ایک عظیم الشان نشان ہوگا۔

سوال۔ کیا حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی لوگ تھے۔ اگر تھے تو کیا وہ مسلمان تھے؟

جواب۔ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے بھی بہت سے انبیاء مختلف جگہوں پر نازل ہوئے ہیں۔ وہ سب اسی طرز پر مسلمان ہی تھے انہوں نے اپنا سارا وجود خدا کی راہ میں دے دیا۔

سوال۔ کیا ہم اپنی سالگرہ پر نفل نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب۔ ہاں ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ ایک نیک بدعت ہے جب کہ کیک کاٹنا بری بدعت ہے۔ آپ نفل نماز اللہ کا شکر بجا لاتے ہوئے ادا کر سکتے ہیں جس نے آپ کو پیدا فرمایا۔

سوال۔کیا آپ قادیان میں کبھی منارۃ المسیح پر چڑھے ہیں؟

جواب۔ہاں بچپن میں کئی مرتبہ چڑھا ہوں۔ مجھے اس میں بہت مزا آیا کرتا تھا۔۱۹۹۱ء میں بھی میں اس پر چڑھا تھا۔اوپر سے ہم قادیان کا بہت اچھا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔حقیقت میں مجھے بہت مزا آیا۔

سوال۔امتحانات کی تیاری کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب۔بہترین طریقہ یہ ہے کہ دعا کریں اور اچھے طریقے سے پڑھائی کریں۔ پورے دھیان سے پڑھیں۔آپ کو بار بار پڑھنا چاہئے۔جب تک کہ آپ کو سمجھ میں نہ آجائے۔آپ کو اس صفحہ سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ جب تک کہ آپ کو سمجھ نہ آجائے۔اگر آپ کو نیند آنے لگے تو یہ خبردار رہنے کا اشارہ ہے کہ آپ کو پچھلا سبق سمجھ میں نہیں آیا ہے۔اس لئے آپ کو پچھلے سبق پر دوبارہ واپس جانا چاہئے۔

سوال:غیر مسلم مرنے کے بعد کہاں جائیں گے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی جنت میں جاسکتے ہیں۔اس بات کا فیصلہ خدا کرے گا۔

صدق و وفاء

"صدق و وفاء میں جو عظیم الشان انسان ہوتے ہیں ان کے صغائر کا ذکر کرنے سے سلب ایمان ہو جاتا ہے۔خدا تو ان صغائر کو عفو کر دیتا ہے اور ان کے کارناموں کی عظمت اسقدر ہوتی ھیکہ اس کے مقابلہ میں صغائر کا ذکر کرتے ہی شرم آتی ہے۔اسی لئے وہ رفتہ رفتہ ایسے معدوم ہو جاتے ہیں کہ پھر ان کا نام ونشان ہی نہیں رہتا"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۸)

NAVNEET JEWELLERS

01872-20489(S)

20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth

Main Bazzar Qadian

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دُعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding Agents

ASNOOR(KULGAM) KASHMIR

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں کے حقوق کی روشنی میں

قسط دوم آخری

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جلسہ سالانہ 2000

عورت بہ حیثیت بیوی

عورت کی وہ حیثیت جو بیوی کے نام سے موسوم ہے آنحضرتؐ کی بعثت سے قبل اس پر انواع و اقسام کے مظالم توڑے جاتے تھے اور حد یہ تھی کہ سحرا کے جاہل فرزند اسے انسانیت کی توہین سمجھتے تھے اور ایسے وقت میں پروردگار نے رحمت للعالمین کو مبعوث فرمایا آپ نے جب اس مظلوم ہستی کو دیکھا تو آپ کا جگر پارہ پارہ ہو گیا۔ چنانچہ رحمت للعالمین کا جذبہ رحم پھوٹ پڑا اور آپ نے اعلان فرمایا۔ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ کَرِھْتُمُوْھُنَّ فَعَسٰۤی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئاً وَیَجْعَلَ اللّٰہُ فِیْہِ خَیْراً کَثِیْراً۔ (نساء آیت ۲۰) یعنی تم ان سے اچھا سلوک کرو اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہتری کے سامان پیدا کر دے۔ اور پھر فرمایا:

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجاً وَجَعَلَ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ بَنِیْنَ وَحَفَدَۃً وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبَاتِ (نحل آیت ۷۳)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے تمہارے جیسے جذبات رکھنے والی بیویاں بنائی ہیں اور اس نے تمہاری بیویوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے ہیں اور اس نے تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق بخشا ہے۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ تمہاری بیویاں ان ماں باپ کی بیٹیاں ہیں جو تمہاری طرح کے ہیں اسلئے ان کے بھی وہی جذبات ہیں جو تمہارے ہیں۔ پس جب تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ تمہارے جذبات کو ٹھیس نہ لگے تو تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا اپنی بیویوں کے جذبات کا خیال رکھنا تم پر کس قدر ضروری اور لازم ہے۔

پھر خاوند اور بیوی کے باہمی تعلقات کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے درمیان پیار و محبت رکھ دی ہے لہٰذا تمہارے درمیان پیار و محبت کا تعلق قائم ہونا چاہئے۔

جہاں تک بیوی کے حقوق کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔

یاد رہے اسلام سے قبل مرد اپنے حقوق تو عورتوں پر قائم کرتے تھے مگر اپنے اوپر عورتوں کا کوئی حق تسلیم نہیں کرتے تھے مگر رحمت للعالمین نے آکر اس ظالمانہ طریق کے خلاف اعلان فرمایا کہ یاد رکھو شوہروں پر

بیویوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے بیویوں پر شوہروں کے۔ جس طرح تم یہ خواہش رکھتے ہو کہ تمہاری بیویاں تمہارے حقوق ادا کریں اس طرح تم پر بھی لازم ہے کہ تم بھی ان کے حقوق جو تم پر عائد ہوتے ہیں ادا کرو۔

علاوہ ازیں محسن اعظم حضرت رسول اکرمؐ نے مختلف طریق سے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دلائی چنانچہ آپ نے فرمایا:

خیرکُمْ خیرکُم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔

کہ دیکھو تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ برتاؤ کرنے کے اعتبار سے تم سب سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے موقع پر آپ نے فرمایا۔

عَن اَبی ھُرَیرَۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِی رَقَبَۃٍ ودینارٌ تَصدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِکَ اَعْظَمُھَا اَجرًا الَّذِی اَنْفَقْتَ عَلٰی اَھْلِکَ۔ (مسلم)

کہ ایک دینار وہ ہے جس کو تو نے راہ خدا میں صرف کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے کسی کو آزاد کرنے پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے کسی مسکین کو خیرات کیا اور ایک دینار وہ ہے جسکو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا ان میں سے سب سے افضل وہ دینار ہے جو تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔ پھر ایک جگہ فرماتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رَسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْمَلُ المومنین ایمانًا اَحْسَنُھُم خُلقًا و خیارکم و خیارکم لنساء ھم۔

کہ مسلمانوں میں کامل مومن وہ ہے جس کا خلق اچھا ہو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھی طرح پیش آئے نیز ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

عن مُعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃؓ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ما حَقُّ زوجۃِ اَحَدِنَا عَلَیْہِ قَالَ اَن تُطعِمھا اذا طَعِمْتَ وتکسُوھا اِذا اکْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الوَجہ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَھْجُر اِلَّا فی الْبَیْتِ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ جب تو کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور اسکو برا نہ کہہ اور اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر۔

عورت بہ حیثیت ماں

دنیا کی تمام قومیں ماں کی حیثیت میں عورت کی تعظیم و تکریم کرتی ہیں ہمارے آقا و مطاع حضرت محمدؐ کا ماں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ آنحضورؐ جس وقت دنیا میں تشریف لائے تو عورتوں کے اس مقدس طبقہ کی جسے ماں کہتے ہیں انتہائی درجہ توہین و تذلیل کی جاتی تھی اور اپنے باپ دادا کی بیویوں سے شادی جائز سمجھی جاتی تھی ایسی حالت میں آپ نے اس مقدس وجود کی تعظیم کرتے ہوئے اس بری رسم کے خلاف اعلان فرمایا۔

وَلَا تَنکِحُوْا مَا نکحَ آباءُ کم مِنَ النساء اِلَّا

ماقدسَلَفَ اِنَّهٗ کَانَ فاحِشَةً وَمَقْتاً وَساءَ سَبيلاً۔
(نساء آیت ۲۳)

یعنی ان عورتوں میں سے جنہیں تمہارے باپ دادے نکاح میں لا چکے ہوں کسی سے نکاح نہ کرو مگر پہلے جو گزر گیا سو گزر گیا یہ فعل یقیناً گندہ اور غصہ دلانے والا تھا۔ اور یہ بہت بری رسم تھی۔

پھر فرمایا

حُرِّمَتْ عَلَیکُم اُمَّهاتُکم (نساء آیت ۲۴)

کہ تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں۔

آپ نے اس تاکیدی حکم کو دنیا کے سامنے پیش کیا کہ

وقَضٰی رَبُّک اَلّا تَعبُدُوا اِلّا اِیّاهُ وبالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِندَک الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوکِلَا هُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً کَرِیْماً۔ واخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّاحْمَةِ وقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیَانِی صَغِیْراً۔

یعنی تیرے رب نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویّہ اختیار کر اور ان کیلئے دُعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیوں کہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔

آپ نے ماں کے مقام کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا

''جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''۔

یعنی ماں کی اطاعت اور خدمت میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور ان کے ساتھ بدسلوکی اور بے ادبی میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

ایک موقع پر ایک شخص نے عرض کیا۔

''حضور میں نے اپنی ضعیفہ ماں کو سات حج اپنے کندھوں پر اُٹھا کر کرائے ہیں اب تو کچھ کچھ حق الخدمت ادا ہو گئی ہو گی۔ رحمت للعالمین نے جواب میں فرمایا ابھی تو تم اتنا معاوضہ بھی نہ دے سکے جتنا تمہاری ماں نے تمہیں گیلی طرف سے اُٹھا کر سوکھی طرف کیا۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا پھر کون آپ نے فرمایا تیرا باپ۔

ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک۔ مٹی میں ملے اس کی ناک آپ نے یہ کلمہ تین دفعہ کہا یعنی بہت بدقسمت ہے وہ جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جہاد اور ہجرت پر اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طلبگار ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہیں اس نے عرض کیا جی ہاں

دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا کیا تو حق تعالیٰ سے ثواب کا طلبگار ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ اپنے ماں باپ کے پاس جاؤ اور ان ہی کی خدمات اچھی طرح کرو۔ (بخاری مسلم)

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ بیان کرتی ہیں کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری والدہ مجھ سے کچھ طلب کرنے کیلئے مکہ سے مدینہ آئیں اور وہ مشرکہ تھیں میں نے رسول اللہ صلعم سے دریافت کیا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ مجھ سے کچھ طلب کرنے کی خواہشمند ہے کیا میں اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کروں فرمایا ہاں! اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ

جب ہم حضرت رسول اکرم صلعم کی عملی زندگی کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو آپ کو اپنی والدہ اور بیویوں اور اپنی بیٹیوں کے علاوہ تمام عورتوں سے قطع نظر اس کے کہ وہ آپ پر ایمان لائی تھیں یا نہیں حسن سلوک کے بلند ترین مقام پر پاتے ہیں۔ حضرت محمد صلعم کی پیدائش کے بعد شروع شروع میں آپ کی والدہ اور ابو لہب کی آزاد کردہ لونڈی شعیبہ نے آپ کو دودھ پلایا تھا پھر عرب کے دستور کے مطابق آپ کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہو گئی جو ہوازن قبیلہ کے بنو سعد کی ایک خاتون تھیں قریباً پانچ سال کی عمر تک آپ حلیمہ کے پاس ہی رہے حلیمہ آپ کو بہت عزیز رکھتی تھیں اس کے بعد آپ اپنی والدہ کی کفالت میں آگئے جبکہ آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ بھی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں اور مقام ابوہ میں دفن کی گئیں۔

رحمت للعالمین زمانہ نبوّت میں جب مقام ابوہ سے گذرے تو اپنی والدہ کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور رو پڑے صحابہ نے بھی جب یہ نظارہ دیکھا تو رو پڑے والدہ کی محبت نے آپ کے قلب مطہر پر بہت گہرا اثر ڈالا جسے آپ نے کبھی نہیں بھلایا شعیبہ جسے آپ کو چند روز دودھ پلانے کا شرف حاصل تھا اسے بھی آپ کبھی نہیں بھولے جب تک وہ زندہ رہیں آپ ان کی مدد فرماتے رہے ان کے مرنے کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے تا شعیبہ کی نسبت سے اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو معلوم ہوا کہ کوئی نہیں ہے۔

پھر اس کے بعد حلیمہ کی پانچ سالہ خدمت کوئی معمولی خدمت نہ تھی آپ چھوٹی سے چھوٹی خدمت کو بھی فراموش نہیں کرتے تھے آپ عمر بھر حلیمہ کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے رہے چنانچہ قحط کے دوران آپ نے حلیمہ کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ عطا فرمایا۔ زمانہ نبوّت میں وہ ایک دفعہ مکہ میں آئیں تو آپ اسے دیکھتے ہی میری ماں میری ماں کہہ کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے بدن سے چادر اُتار کر ان کیلئے بچھادی۔

پھر جب ہم اپنے آقا و مطاع خاتم النبیین کا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسا بے نظیر نمونہ پاتے ہیں کہ جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔

آپ نے اپنی سب سے پہلی بیوی جو آپ سے عمر میں پندرہ سال بڑی تھیں ان کے ساتھ جس رنگ میں

حسن سلوک فرمایا اور ان کی وفات کے بعد ان کے عزیز واقارب کے ساتھ جس رنگ میں حسن سلوک کو جاری رکھا کہ جس سے متاثر ہو کر حضرت عائشہؓ کو رشک آجاتا تھا۔ اور ہمیشہ اس کا اظہار بھی فرماتی رہتی تھیں۔

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ کا گھر میں کیا معمول ہوتا آپ نے فرمایا آپ اپنے اہل کی خدمات کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ نماز کیلئے باہر تشریف لے جاتے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سے جس قدر محبت کا سلوک تھا وہ اپنی نظیر آپ ہے ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہؓ کو جو نو عمر تھیں ایک کھیل خود اپنے اوٹ میں کھڑا کر کے دکھایا۔ اور آپ وہاں سے اس وقت تک نہ ہٹے جب تک کہ وہ خود سیر ہو کر ہٹ نہ گئیں پھر حضرت عائشہؓ جبکہ چھوٹی عمر کی تھیں آپ نے انکی پروں والی گڑیا دیکھ کر فرمایا کہ گڑیا کے بھی پر ہوتے ہیں اس پر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حضرت سلیمان کے گھوڑے کے پروں کا جو ذکر آیا ہے۔ اس پر آپ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

آپ اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراہ کے ساتھ جس شفقت و محبت سے پیش آتے وہ کسی پر مخفی نہیں جس وقت آپ تشریف لاتیں تو آپ انہیںں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور خیر و عافیت دریافت فرماتے۔

آپ کے حسن سلوک کا ہی نتیجہ تھا کہ صحابیات آپ پر جان نثار کرتی تھیں آپ کے مقابلہ میں اپنے عزیزوں کو وہ ہیچ سمجھتی تھیں آپ کی معمولی سی تکلیف سے بھی بے چین و بے قرار ہو جاتی تھیں۔

جنگ احد میں چونکہ رسول اکرمؐ کی شہادت اور اسلامی لشکر کی پراگندگی کی خبر پہنچ چکی تھی بنو دینار کے قبیلہ کی ایک عورت دیوانہ وار آگے بڑھتے ہوئے احد تک جا پہنچی اس عورت کا خاوند، باپ اور بھائی بھی مارے گئے تھے اور بعض روایتوں میں اسکا بیٹا بھی مارا گیا تھا جب اسے خبر دی گئی کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے تو اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے خبر دینے والے نے کہا تمہارا بھائی اور خاوند بھی شہید ہوگئے ہیں اس نے اپنی بے چینی کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ میں تم سے رسول اکرم صلعم کے بارے میں دریافت کرتی ہوں جب اسے بتایا گیا کہ رحمت للعالمین خیریت سے ہیں تو اس نے کہا مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں اس سے کہا گیا کہ آگے چلی جاؤ تو وہ دوڑ کر آگے پہنچی اور آپ کے دامن کو پکڑ کر بولی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ سلامت ہیں تو کوئی مرے مجھے پرواہ نہیں۔

پھر جنگ احد کا ہی واقعہ ہے کہ لڑائی کے میدان میں مسلمانوں پر جب نازک وقت آیا تو ایک خاتون جن کا نام ام عمارہ تھا لڑائی کے میدان میں موجود تھیں رسول خدا کو دشمنوں کے نرغے میں دیکھ کر بے تاب ہو گئیں اور باوجود نسوانی کمزوری کے تلوار لیکر جنگ کرنے لگیں اور زخمی ہو گئیں الغرض آنحضرتؐ پر ایمان لانے والی عورتوں نے اپنا سب کچھ آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔

آنحضورؐ کے حسن سلوک اور لطف و کرم کا دروازہ صرف اپنے بیوی بچوں اور آپ پر ایمان لانے والی عورتوں کیلئے ہی کھلا نہ تھا بلکہ غیروں کیلئے بھی حتی کہ خون کی پیاسی عورتوں کیلئے بھی کھلا رہا۔ اس کی چند ایک مثالیں

پیش کی جاتی ہیں:
ہندہ نام کی ایک عورت جس نے جنگ احد میں آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا جب اسے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے قتل کا حکم دیا ہے تو وہ چھپتی چھپتی عورتوں میں پہنچ گئی اور عورتوں کی بیعت میں ان کے ساتھ شامل ہوگئی۔ اور ان کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرانے لگی۔ جب آنحضور صلعم نے فرمایا کہ تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی اس وقت ہندہ بول اُٹھی کہ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ ہندہ ہے؟ ہندہ نے کہا یا رسول اللہ میں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ! قربان جایئے رحمت للعالمین پر کہ جس نے آنحضرتؐ کے چچا کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا اور تازندگی آپ اس دردناک گھڑی کو بھلا نہ سکے تھے آپ نے اسے معاف فرما کر حسن سلوک کا ایسا معیار قائم کر دیا کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔

جنگ حنین کے قیدیوں میں حضور صلعم کی رضاعی بہن بھی تھی جب وہ آپ کے سامنے لائی گئیں تو آپ نے انہیں پہچان کر ان کیلئے اپنی چادر بچھا دی نہایت عزّت واحترام کے ساتھ بٹھایا اور آپ کو نہایت احترام سے تحائف دیکر واپس کیا۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ کیا اپنے اور کیا بیگانے کیا دوست اور کیا دشمن سب آپ کے فیضان رحمت سے فیضیاب ہوئے۔ ایک وہ وقت تھا جب عورت سماج اور معاشرہ میں کلنک اور بدنما دھبہ سمجھی جاتی تھی اس کو اس قدر عزّت واحترام کے درجہ تک پہنچا دیا کہ اگر روئے زمین کی تمام عورتیں اپنے محسن اعظم کے احسانات کو یاد کر کے قیامت تک آپ پر درودو سلام بھیجیں تو بھی یہ کہنا پڑے گا کہ

''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا''

آنحضرت ﷺ غیروں کی نظر میں

شری پرکاش دیوجی آنحضور صلعم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

محمد صاحب کا دل اپنے ملک کو تاریکی اور جہالت میں ڈوبا دیکھ کر بے انتہا کڑھتا اور دکھتا تھا۔ وہ بت پرستی کو دیکھ کر بہت گھبراتے تھے عورتوں کا حال زار اور معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور ہوتے دیکھ کر ان کا جگر پاش پاش ہوتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ایسے واقعات سے گھبرا کر وہ اکثر تنہائی میں رہتے اور ان کے دفعیہ کی تدبیریں سوچتے رہتے ان کا معمول تھا کہ ہر سال رمضان کا مہینہ غار حرا میں رہ کر خدا کی یاد میں بسر کرتے اور جو کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر جا نکلتا اس کی رہنمائی اور دستگیری فرماتے۔ (سوانح عمری حضرت محمد صفحہ ۲۸)

فرانس کے مشہور مورخ اور علم النفس کے ماہر موسیولیبان لکھتے ہیں۔

اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حالت کو درست کیا اسلام سے پہلے دنیا میں عورت کی حالت نہایت بدتر تھی تمدن اسلام میں عورت کو مساوات کا درجہ دیا گیا۔ چنانچہ ہمیشہ ہی مشرقی عورت مغربی عورت سے تعلیم و تربیت میں فائق رہی۔

ڈاکٹر ہیلی اپنی کتاب تاریخ سپین میں لکھتے ہیں:
''عیسائیوں نے سپاہیانہ اخلاق میں عورت کے

احترام کا جو ہسپانیہ کے مسلمانوں سے سیکھا یہاں تک کہ میدان کا ادنیٰ سپاہی بھی معمولی عورت کے ساتھ عزت سے پیش آتا تھا اور مرد اپنی عورت کے ساتھ نہایت ہی اخلاق سے پیش آتا تھا اور ماں کی تعظیم تو پرستش کی حد تک ہوتی تھی۔

شریمتی شوشیلا بائی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

''دوسرا فرقہ جس کی حالت کافی قابل رحم تھی عورت کا فرقہ تھا مرد طاقتور تھے مرد محنتی اور جفاکش تھے اور ہر قسم کے ہنر جن کے ذریعہ سے دولت، روزی پیدا کی جاسکے مردوں کے ہاتھ میں تھی غریب عورتیں ہر طرح مجبور اور لاچار تھیں وہ ہر بات میں مردوں کی دست نگر تھیں اور کمزور اور بے وسیلہ ہونے کی وجہ سے وہ طرح طرح کے ظلم سہتی تھیں اور کچھ نہ کہتی تھیں۔ محمد صاحب نے مردوں پر ان کے قانونی حقوق مقرر کئے، عورتوں کو مارنے سے منع کیا۔ اور عورتوں پر جھوٹی تہمتیں لگانے کی سخت سزا مقرر کی گئی۔ آپنے عورت کا حصہ باپ بھائی اور خاوند کی جائیداد میں مقرر کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس مظلوم فرقہ کا کس قدر خیال تھا۔ (رسالہ پیشوا دہلی کا رسول نمبر ۲۹-۱۹)

مسز ایم اے ایس دھر رکھیا اخبار الفضل خاتم النبیین نمبر میں لکھتی ہیں:

''اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات صاف طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو حقوق اسلام نے عورتوں کو عطا کئے ہیں وہ کسی مذہب نے عورتوں کو نہیں دیئے اور نہ اسلام سے قبل وہ حقوق عورتوں کو ملے تھے۔ یہ حضرت محمد صلعم کی ہی ذات بابرکات تھی جس نے عورتوں کو درجہ ترقی تک پہنچایا اور جو حقوق عورتوں کو شائستہ ملکوں میں اب مل رہے ہیں وہ تیرہ سو برس قبل عورتوں کو دیئے۔

آنحضرت صلعم اپنے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہے:

ہمارے نبی کریم صلعم کو وہ بزرگی اور فضیلت حاصل ہے جو کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے جب دنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی تھی اور عملی اور اعتقادی طور پر دنیا ضلالت میں پڑی ہوئی تھی عرب کے لوگ بلاواسطہ آنحضرت صلعم کے مخاطب تھے ان کی یہ حالت تھی کہ بدیوں میں غرق ہوئے اور اخلاق فاضلہ کا نام تک نہیں جانتے تھے لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے ایک عظیم الشان تبدیلی انکی زندگی میں کر دکھائی اور تمام بدیوں سے جن میں وہ مبتلا تھے ان کو نجات دی بدی کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر آپ نے ان کو تہذیب کے اعلیٰ معراج پر پہنچایا۔ اور دنیا کو گناہ سے نجات دینے کا وہ نمونہ دکھایا جو محسوس اور مشہود ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ صفحہ ۶۷)

ہمارے سید و مولیٰ کی اصلاح نہایت وسیع اور عام اور مسلم الطوائف تھی اور یہ مرتبہ اصلاح کا کسی گزشتہ نبی کو نصیب نہیں ہوا اور اگر کوئی عرب کی تاریخ کو آگے رکھ کر سوچے تو اسے معلوم ہوگا کہ اس وقت کے بت پرست اور عیسائی اور یہودی کیسے متعصب تھے اور کیونکر

﴿باقی صفحہ 32 پر﴾

من الظلمات الی النور

﴿مکرم کے۔اے۔ نذیر احمد صاحب عطار آف کالیکٹ نے اپنے والد محترم کے۔اے Moideen Koya صاحب عرف کویا مون صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کالیکٹ کے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستان قلمبند کی ہے۔ قارئین کے استفادہ کے لئے پیش ہے۔

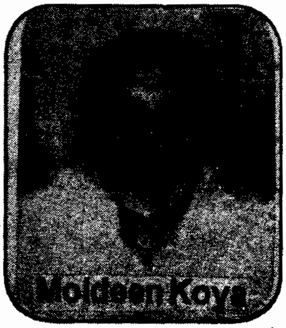

۱۹۴۴ء کا سال تھا۔ دوسری عالمگیر جنگ عروج پر تھی ساری دنیا میں لوگ ریڈیو و دیگر ذرائع ابلاغ کے سامنے تازہ ترین خبروں سے آگاہ ہونے کے لئے بے تابی سے انتظار کرتے۔ اور اخبارات کے مطالعہ کے لئے لوگ غیر معمولی دلچسپی رکھتے تھے۔ ایسے ماحول اور حالات میں مکرم والد صاحب مرحوم کا سفر بغرض تلاش صداقت شروع ہوتا ہے۔ مکرم کویا موں صاحب موصوف صوبہ کیرالہ کے ایک اہم تجارتی مرکز کالیکٹ کے متوسط گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اور مسلم لیگ کے فعّال رضا کار تھے۔ سیاست کے ساتھ ساتھ مذہبی امور میں بھی بہت دلچسپی رکھتے تھے ایک بنیاد پرست سُنّی خاندان میں پرورش پانے کی وجہ سے تمام عقائد و نظریات میں سطحی خیالات غالب تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مولانا عبداللہ صاحب مالاباری فاضل مرحوم کی قیادت میں صوبہ کیرالہ کے طول عرض میں تبلیغ احمدیت سرگرم تھی۔ اور کالیکٹ میں Kuttichira کے میدان میں وقتاً فوقتاً تبلیغی اجلاسات منعقد ہوتے تھے والد محترم ان اجلاسات میں شرکت کرتے تھے۔ ایسے ہی ایک اجلاس کے دوران ایک دفعہ مولانا صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک رؤیا کا ذکر کیا۔ وہ رؤیا یہ تھی:

حضور نے دیکھا کہ جنگ عظیم میں امیریکہ کی طرف سے انگلستان کی مدد کے لئے 2800 ہوائی جہاز بھجوایا جائے گا بلکہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں تار کے الفاظ بھی بتلائے گئے وہ یہ تھے:-

The American Government has delivered 2800 aeroplanes to the British Government.

جب والد صاحب نے یہ رؤیا سنی تو اپنے ایک دوست سے کہا کہ اگر یہ پیشگوئی پوری ہوئی تو میں ضرور احمدیت میں داخل ہو جاؤں گا۔ اس کے بعد میرے والد روزانہ کالیکٹ (دارالسلام) مسجد احمدیہ میں جاتے رہے اور مکرم مولانا موصوف سے ملتے رہے اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتے رہے۔

چنانچہ دو ماہ بعد یہ رؤیا عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی اور بعینہٖ یہی الفاظ برطانوی نمائندہ نے امریکہ سے بذریعہ تار بھجوائے اوراس کی اطلاع میرے والد صاحب کواس رنگ میں ملی کہ اخبار "Mathrubhumi" کی سرخیوں میں یہ خبر نشر ہوئی ''امریکہ کے 2800 جنگی جہاز برٹن میں'' اور ''امریکہ بھی دیگر حلیف ممالک کے ساتھ میدان جنگ میں''۔ یہ تھی اس دن کی اہم خبر۔ وہ ایک منگل کا دن تھا۔ اسی روز میرے والد صاحب دارالسلام احمدیہ مسجد کالیکٹ گئے۔ مولانا بی۔ عبداللہ صاحب سے ملاقات کی اور بیعت کرنے کا اپنا ارادہ ظاہر کیا اور غالباً بروز جمعرات مولانا عبد اللہ صاحب مرحوم کے ذریعہ بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت کی عظیم سعادت پائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ یہ واقعہ ۱۹۴۵ء کا ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا تھا کہ میرے والد صاحب ایک بنیاد پرست سُنّی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس لئے جب ان کے افراد خاندان کوان کے قبول احمدیت کی اطلاع ملی تو ان کی شدید مخالفت کی۔ اوران کو گھر سے نکال دیا اور تمام املاک اور جائداد سے بے دخل کر دیا۔ اوران کے سسر صاحب، داماد کے قبول احمدیت کی خبر سنتے ہی شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بیٹی اور نواسی کو اپنے گھر لے گئے اور والد صاحب نے تنِ تنہا دارالسلام مسجد احمدیہ کالیکٹ میں چار سال تک رہائش رکھی۔

ایک احمدی کی حیثیت سے آپ کی زندگی نہایت اہم اور دینی خدمات سے بھرپور تھی۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے صدر، سیکریٹری تعلیم وتربیت، امام الصلوٰۃ جیسے مختلف مناصب پر آپ فائز رہے۔ اور بطور احمدی ۵۱ سال کامیاب زندگی گذارنے کے بعد ۷رفروری ۱۹۹۶ء کو ۷۶ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پر رسالہ ''ستیہ دوتن'' نے تفصیلی خبر شائع کی اور آپ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔

مرکز احمدیت سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے۔ اپنے بچوں میں خاکسار نذیر احمد، محمود احمد، اور ظفر اللہ کو انہوں نے حصول تعلیم کے لئے قادیان بھجوایا۔ مؤخر الذکر مکرم برادرم کے اے ظفر اللہ صاحب جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں اور انسپکٹر وقف جدید کے طور پر خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔

خاکسار کے قیام قادیان کے دوران والد صاحب مرحوم بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کشتی نوح کے مطالعہ کی طرف خصوصی توجہ دلاتے رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس طرح زمانہ ماضی میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مؤمنین کی جماعت کی حفاظت کا ذریعہ بنی تھی آج اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح میں بیان کردہ تعلیم کو اپنانے سے ہی انسان دُنیاوی، روحانی مصائب ومشکلات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کی تمام اولاد کو اُن کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی مقبول خدمات کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین

﴿خاکسار کے۔اے۔نذیر احمد عطار۔کالیکٹ﴾

بے کنار دریا

''یہ (خدا کی قدرت) ایک ایسا پوشیدہ خزانہ ہے کہ جسکی حد اور انتہا ہی نہیں ہے اور ایسا دریا ہے کہ جسکا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ ایک ایسا درشت ھیکہ جو طے ہونے میں نہیں آتا''

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۵)

عید الاضحیۃ --- قربانی کی عید

محترمہ مبارکہ شمیم صاحبہ سکندرآباد

عید مبارک

قرآن کریم کے مطابق تمام قوموں اور امتوں میں قربانی کا طریق رائج تھا۔ دنیا میں صحیح اور صالح انقلاب قربانیوں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جن قوموں میں یہ عظیم صفت موجود نہیں ہوتی وہ قومیں ترقی نہیں کرتیں۔ مسلمان ہر سال عید الضحیٰ کے موقعہ پر جانور کی قربانی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَن یَنَالَ اللّٰہَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰکِن یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

یعنی (یادرکھو کہ) ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تک پہنچتا ہے۔

(سورة الحج آیت 38)

قربانی کی عید عید الضحیٰ ہر سال 10 ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے یہ مہینہ ایک خاص فضیلت رکھتا ہے اس ماہ میں لاکھوں مسلمان حج کی ادائیگی کے لئے مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر توحید انسانیت، بھائی چارہ اور محبت کا بہترین نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ماہ ذوالحجہ میں نفلی روزہ رکھنے اور نیکیاں بجالانے کی بھی فضیلت ہے۔ اس ماہ کی 9 تاریخ بعد نماز فجر تا 13 تاریخ بعد نماز عصر ہر نماز کے بعد تکبیرات تشریق پڑھی جاتی ہیں جو یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ان تکبیرات کو چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھتے رہنا چاہئے۔

عید الضحیٰ کے دن نہانا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا سنت ہے۔ نماز کھلے میدان میں ادا کرنی چاہئے۔ خواتین کو بھی نماز میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔ نماز عید کی دو رکعت ہوتی ہیں۔ تکبیرات تحریمہ کے بعد سات تکبیریں کہنی چاہئیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔ باقی نماز عام نماز کی طرح ادا کی جاتی ہے۔ نماز کے بعد امام خطبہ دیتا ہے جسے سننا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ نماز کا حصہ ہے۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوتی ہے۔ خطبہ سے فارغ ہو کر گھر آتے ہوئے راستہ بدلنا بھی سنت نبویؐ ہے۔ اگر کوئی شخص نماز میں دیر سے پہنچے اور اسے صرف ایک رکعت نماز ملے تو وہ نماز ختم ہونے پر اپنی نماز مکمل کرے۔ اور اگر کوئی شخص ایسے وقت میں عیدگاہ پہنچے کہ نماز ختم ہو جائے تو اگر کچھ لوگ جمع ہو جائیں تو ان کی جماعت کر لینی چاہئے۔

عید سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔ قربانی ہر اس شخص پر واجب ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہے۔ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتے ہوئے قربانی نہیں کرتا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے:

من وجد سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا۔

(ابن ماجه۔ سنن احمد۔ دارالقطنی) یعنی جو شخص قربانی کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہمارے عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ قربانی کا جانور خریدتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو۔یعنی لنگڑا۔کانا۔یا سینگ ٹوٹا ہوا، کان کٹا ہوا، دانت ٹوٹا ہوا یا بیمار نہ ہو۔جانور کا صحتمند ہونا ضروری ہے۔اگر جانور خصی ہو تو یہ اس کا عیب شمار نہیں ہوگا۔جانور کی کم از کم اتنی عمر ہونی چاہئے کہ اس کے دو دانت اگے ہوئے ہوں اور وہ جوان ہو۔ بکرا، بکری، بھیڑ و دنبہ وغیرہ کی صرف ایک شخص کی طرف سے قربانی دی جاتی ہے۔گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی ایک شخص ہی اپنی طرف سے گائے یا اونٹ کی قربانی پیش کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث کے مطابق قربانی کا صحیح وقت نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے۔نماز عید سے پہلے کی گئی قربانی قربانی شمار نہیں کی جائے گی۔قربانی عید کے دن سے تین دن کی میعاد کے اندر دینا مسنون ہے یعنی 10 ذوالحجہ سے 12 ذوالحجہ تک۔

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل ہے۔جانور ذبح کرنے سے پہلے چھری خوب اچھی طرح تیز کر لینی چاہئے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔جانور کو قبلہ رُخ لٹا کر ذبح کرنا چاہئے اور اس کی کھال بطور صدقہ دیدینی چاہئے۔قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہئے اور غربا محتاج، دوست احباب، رشتہ دار اور ہمسایوں میں بھی تقسیم کرنا چاہئے اور یہ غیر مسلم احباب کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کا گوشت Fridge میں بھر کے رکھ کر مہینہ بھر کھاتے رہنا اسلامی طریق کے خلاف ہے۔اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

پس مسلمانوں کو قربانی کرتے وقت اللہ کا تقویٰ ضرور مدنظر رکھنا چاہئے اور حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہما السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید اور کلمہ حق کی سر بلندی کے لئے گئی قربانیوں کو یاد کرنا چاہئے اور آپ کی سیرت اور پاکیزہ زندگی کو اپنانا چاہئے۔کیونکہ یہ قربانیاں ہم کو یہی سبق دیتی ہیں کہ مسلمان کو اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

☆......خاکسار والدہ کی صحت و سلامتی، بہن کے دسویں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے، زیر التواء مقدمہ میں کامیابی کے لئے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے قارئین مشکوٰۃ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

میر احمد اسلم نمائندہ مشکوٰۃ حیدرآباد

☆......درج ذیل احباب و خواتین مشکوٰۃ کے لئے اعانت بھجواتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

1۔محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ملّے پلی۔حیدرآباد 200/-

2۔محترم سیٹھ بشیر الدین صاحب امیر صوبائی حیدرآباد 500/-

3۔محترم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدراباد 500/-

4۔محترم ضمیر احمد صاحب فلک نما۔حیدرآباد 250/-

5۔محترم صدیق صاحب انجینئر حیدرآباد 200/-

6۔محترم سیٹھ محمد بشیر صاحب حیدرآباد 200/-

7۔محترم مختار احمد صاحب بڈھانوں 300/-

8۔محمد ضیاء الدین صاحب حیدرآباد 200/-

9 محترم قیصر محمود صاحب چنئی 500/-

☆......پروفیسر ایل ایل سندھو پروفیسر سکھ نیشنل کالج قادیان فرماتے ہیں کہ ان کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔صحت کاملہ و عاجلہ، پریشانیوں کے ازالہ اور یادداشت صحیح ہونے کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔﴿اعانت مشکوٰۃ -/100﴾

﴿ادارہ﴾

قسط دوم

واقفینِ نو کیلئے
خدمت دین کی غرض سے پیشہ وارانہ انتخاب کے سلسلہ میں
عمومی رہنمائی

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب
انچارج شعبہ وقف نو مرکزیہ لندن

موازنہ مذہب:

اسی طرح سیدنا حضور انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ کچھ واقفین کو اعلیٰ تعلیم کے بعد مختلف مذاہب مثلاً عیسایت، ہندوازم، یہودیت اور بہائی ازم کا سپیشلسٹ بنا جائے۔ وہ اس قابل ہوں کہ تحقیقی مقالے تحریر کرسکیں اور اپنے مضمون میں اتھارٹی ہوں۔

اساتذہ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔ایڈ۔/ایم۔ایڈ۔ موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے۔

ایسے اساتذہ جو ہائی اسکول اور کالج کے درجہ پر پڑھا سکیں خصوصاً فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضیات، جغرافیہ، عربی، اور انگریزی کے مضامین میں ایم۔اے۔ یا ایم۔ایس۔سی۔ کیا ہو۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی تعلیم کے شعبہ میں بہت کام کرسکتی ہیں۔ حضور انور نے بچیوں کو علم سکھلانے اور ان کو تعلیمی میدان میں آگے لانے کی بہت تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

''بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں اور علم تو بڑھانا ہی ہے لیکن علم سکھانے کا نظام جو ہے جس کو بی۔ایڈ۔ یا ایم۔ایڈ۔ کہا جاتا ہے ایسی ڈگریاں جن میں تعلیم دینے کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے ان میں داخل کریں آئندہ بڑے ہوکر لیکن ابھی سے ان کی تربیت اس رنگ میں شروع کریں۔''

(خطبہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹)

زبانوں کے ماہرین یا اساتذہ میں سے ایسے واقفین کی بھی ضرورت ہوگی جو آگے چل کر مختلف زبانیں سکھانے کے لئے پروگرام تیار کریں۔ جو ایم۔ٹی۔اے۔ کے ذریعہ نشر کئے جاسکیں۔ ان زبانوں کو سکھانے کے لئے کتب اور ویڈیو کیسٹ بھی تیار کی جاسکتی ہیں۔ ایسے واقفین مختلف ملکوں کے مراکز میں لینگویج انسٹی ٹیوٹ کے قیام اور ان کے انتظامات کے لئے بھی کارآمد ثابت ہو سکتے ہیں۔

ریسرچ سکالرز:

آئندہ جماعت کو ایسے ریسرچ سکالرز کی بھی ضرورت ہوگی جو اعلیٰ تعلیم کے بعد ریسرچ کا تجربہ رکھتے ہوں اور سائنسی وغیر سائنسی یا کسی بھی موضوع پر ریسرچ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اس ذریعہ سے خدمت دین کرسکیں۔

میڈیکل:

متوقع تعلیمی معیار: ایم۔بی۔بی۔ایس /ایم۔ڈی /۔ بی۔ڈی۔ایس /اعلیٰ تعلیم کے ڈپلومہ جات موزوں: مردوں عورتوں کے لئے

واقفین نو کو ایسے ڈاکٹر بنانے کی کوشش کریں جو جماعت کے ہسپتالوں میں بطور جنرل فزیشین، سرجن، مختلف امراض اور دندان سازی کے ماہرین کے طور پر کام کرسکیں۔ میڈیکل کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبہ کی اپنی اہمیت ہے۔ جماعت کو ہر میدان کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضور انور نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جماعت کو خدمت کے میدان میں لیڈی ڈاکٹرز کی بہت ضرورت ہے اور بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں۔ اس لئے احمدی

بچیوں کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگیاں پیش کرنی چاہئے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔خواتین ڈاکٹروں کو خدا تعالیٰ اگر توفیق دے تو وہ بہت بڑی خدمت کرسکتی ہیں اور بہت گہرا اثر چھوڑ سکتی ہیں۔اور اس رستہ سے پھر وہ اسلام کا پیغام دینے میں دوسروں پر فوقیت رکھتی ہیں۔اس لئے احمدی خواتین کو ڈاکٹر بن کر اپنی زندگی پیش کرنی چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ہومیوپیتھی:

متوقع تعلیمی معیار: باقاعدہ مستند کورس کے ساتھ حاصل کردہ ڈگری۔موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

دنیا بھر میں یہ طریق علاج مقبول ہو رہا ہے اور اس کے باقاعدہ ڈگری کورسز کروائے جاتے ہیں۔سیدنا حضور انور کی ذاتی دلچسپی اور توجہ سے یہ طریق علاج جماعت میں بھی بہت مقبول اور رائج ہو چکا ہے۔مختلف ممالک میں ڈسپنسریاں قائم ہو چکی ہیں اور ان سے بہت استفادہ کیا جارہا ہے۔آئندہ جماعت کو باقاعدہ مستند تربیت یافتہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی بھی ضرورت ہوگی جو اس کام کو آگے بڑھا سکیں۔اور دنیا کی خدمت کرسکیں۔

نرسنگ:

متوقع تعلیمی معیار: نرسنگ کے ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے

جنرل نرسنگ، مڈوائفری اور اپریشن تھیٹر میں کام کرنے کا تجربہ اور اہلیت۔

میڈیکل ٹیکنیشین:

متوقع تعلیمی معیار: مختلف ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

احمدیہ ہسپتال اور کلینک میں کام کرنے کے لئے ریڈیوگرافر، فزیوتھراپسٹ اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہوگی۔

فارماسسٹ:

متوقع تعلیمی معیار: بی۔فارمیسی۔

موزوں مردوں اور عورتوں کے لئے

مختلف ممالک میں جماعت کے ہسپتال میں فارمیسی اور ادویات کے کام کو سنبھال کے لئے فارماسٹس کی بھی ضرورت پڑے گی۔اس لئے واقفین کو اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔

کمپیوٹر کے ماہرین:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری/ڈپلومہ جات

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کمپیوٹر اور نئی ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادہ کر رہی ہے اور آئندہ زمانوں میں بے شمار ماہرین کی ضرورت ہوگی جو مختلف قسم کے پروگرام تیار کر کے جماعتی ضرورت کو پورا کرسکیں۔کمپیوٹر کی کئی شاخیں ہیں۔مثلاً سافٹ ویر، ہارڈ ویر اور ڈیزائین گرافکس وغیرہ اس لئے کمپیوٹر کے مختلف کاموں کے ماہرین کی ضرورت ہوگی۔

پرنٹرز:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ڈگری

موزوں: مردوں کے لئے۔

اشاعت جماعت کا ایک نہایت اہم شعبہ ہے۔کتب اور لٹریچر کی معیاری چھپائی کے لئے ایسے تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہوگی جو

فنی مہارت کے ساتھ جماعت کے مختلف ممالک میں قائم شدہ یا آئندہ قائم ہونے والے پرنٹنگ پریسوں کو اعلیٰ طریق پر چلا سکیں۔

براڈ کاسٹنگ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈپلومہ/ڈگری

موزوں مردوں/عورتوں کے لئے

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا بھر میں M.T.A کے پروگرام تیار ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو اس وقت ایسے واقفین کی ضرورت ہوگی جو پیشہ ورانہ صلاحیت کے ساتھ براڈ کاسٹنگ اور ٹیلی ویژن اور ویڈیو گرافی سے متعلقہ امور کو جدید تقاضوں کے مطابق چلا سکیں۔ یہ بھی بہت وسیع میدان ہے۔ اس میں تیزی سے نئی ضرورتیں سامنے آ رہی ہیں اور جماعت کو فوری طور پر ایسے افراد کی ضرورت ہے جو ریکارڈنگ، سکرپٹ (script) رائٹنگ، نیوز ریڈنگ، دستاویزی فلموں کی تیاری اور انٹرویو کرنے والے نیز سیٹیلائٹ کمیونکیشن کے ماہر ہوں۔

جرنلزم:

متوقعہ تعلیمی معیار: ایم اے

موزوں: مردوں اور عورتوں کے لئے۔

جماعتی اخبار، رسالہ جات، اشاعت اور پریس کے متعلقہ امور کو بہترین خطوط پر چلانے والے، اچھا تصنیفی کام کرنے والے جرنلسٹ بھی جماعت کو چاہئیں۔ اس لئے واقفین نو کو جرنلزم اور اس کے مختلف شعبوں میں بھی مہارت حاصل کرنی چاہئے۔

اکاؤنٹنٹ: (Accountent)

متوقع تعلیمی معیار: بی کام/ایم کام

اکاؤنٹس کا ماہرین جو جماعت کے مالی نظام کے لئے کام کر سکیں۔

آرکیٹیکٹ:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری

ایسے واقفین جو دنیا بھر میں جماعت کی مساجد، ہسپتالوں اور دیگر عمارات کے ڈیزائن اور ان سے متعلقہ امور میں خدمت بجالا سکیں۔

بزنس ایڈمنسٹریشن:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری

ایسے واقفین جو مارکیٹنگ اور بزنس ایڈمنسٹریشن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جماعت کی کتب اور لٹریچر کی فروخت اور ہسپتال اور سکولوں وغیرہ کی پلاننگ اور ایڈمنسٹریشن کے متعلقہ امور کی نگرانی کر سکیں۔

زراعت:

متوقع تعلیمی معیار: ڈگری

افریقہ کے ممالک میں جہاں بھی آئندہ جماعت کی ضرورت ہو ایسے واقفین درکار ہوں گے جو مختلف Projects پر کام اور نگرانی کر سکیں۔

ماہرینِ آثارِ قدیمہ:

سیدنا حضور انور نے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ واقفین میں سے ایسے بھی ہونے چاہئیں جو آثار قدیمہ کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کریں اور قرآن مجید کے کلام اور نور کی روشنی میں اس مضمون کو لیں اور دنیا پر قرآن اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔

انجینئرز:

یہ بھی ایک بہت وسیع میدان ہے۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے نتیجہ میں سول اور الیکٹریکل انجینئر کی ضرورت ہوگی جو جماعت کی

مساجد عمارات اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے کام کو سنبھال سکیں۔ اسی طرح الیکٹرونکس کے ماہر انجینئر کی بھی ضرورت ہوگی جو جماعت کی ضروریات کو پورا کر سکیں۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے یہ عمومی رہنمائی ہے۔ ہر ملک میں واقفین کی رہنمائی کے لئے قائم کریئر پلاننگ کمیٹیاں جماعت کے عالمی وملکی تقاضوں اور بچوں کے رجحانات اور استعدادوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مزید مشورہ دے سکتی ہیں۔ واقفین نو کے والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے سنجیدگی سے سوچنا شروع کریں کہ ان کے بچوں نے کس نہج پر تعلیم حاصل کرنی ہے اور کس رنگ میں اپنی زندگی اسلام کی خدمت کے لئے صرف کرنی ہے۔ اس تیاری میں یہ خیال کر کے دیر نہ کریں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں جب بڑے ہوں گے تو دیکھا جائے گا۔ ابھی سے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے فیصلہ کریں اور پھر اپنی پوری سعی کے ساتھ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کرے تمام والدین جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے اس ذمہ داری سے اس رنگ میں عہدہ برآ ہوں کہ ان کے بچے ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمناؤں اور والدین کی خواہشات کے مطابق نافع وجود بن کر خدمت اسلام وخدمت بنی نوع انسان میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہوں اور خدا تعالیٰ کے پیار کی نظریں ان پر پڑ رہی ہوں آمین۔

☆☆☆☆☆

گناہ کا انجام

''جو آدمی چالاکی سے گناہ کرتا ہے اور باز نہیں آتا تو آخر خدا کا قہر ایک دن اسے ہلاک کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۲)

RAKESH JEWELLERS

01872-20290 (R)
01872-21987-5 (PP)

For every kind of Gold and Silver ornament.
All kinds of Rings & "Alaisallah" Rings also sold here.

KISHEN SETH, RAKESH SETH

MAIN BAZAR QADIAN.

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150 FAX: 91-33-344 0150
MOB: 098310 75429 E-mail: janiceximp@usa.net

کنگسٹن سے قرطبہ تک

قسط 3

محترم محمد ذکریہ ورک صاحب کنگسٹن - کینیڈا

اشبیلیہ سے ول (SEVILLE)

غرناطہ سے مالا گا روانہ ہوئے بس کے ذریعہ یہ سفر دو گھنٹے میں طے ہوا۔ مالا گا کے بیچز Beaches برطانوی اور جرمن لوگوں کی فورٹ Distination ہیں گرمیوں کے موسم میں یہاں ٹورسٹ ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں اس لئے مالا گا بس سٹیشن پر جب میں نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا کہ کسی ہوٹل لے چلو تو وہ بے ساختہ بولا Moucha Touristo ایک فائیو سٹار ہوٹل میں پہنچے تو فرنٹ ڈیسک گرل نے بتلایا کہ ایک رات کا قیام تو ممکن ہے مگر دوسرے دن کے لئے ہمیں کہیں اور جانا ہوگا۔ کچھ دیر سوچ بچار کیا اور ہم بس لیکر سیول آگئے جو وہاں سے صرف ڈھائی گھنٹے کا سفر تھا۔ یہاں میں نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل کا ایڈریس دے دیا جو میں غرناطہ ہوٹل والوں سے لے آیا تھا سیول شہر کے جس حصہ میں ہمارا قیام تھا وہاں ہر گلی۔ ہر کونے پر ہوٹل ہی ہوٹل تھے۔ شہر کی گلیاں تنگ اور اینٹوں کی تھیں ۔لوگ ملنسار۔ جس کو OLE کہا اس نے مسکرا کر جواب دیا شام کا کھانا کھایا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جلد ہی نیند کی آغوش میں آگئے تا علی الصبح تازہ دم ہو کر لا جیرالڈا La Giralda مینار کی سیر کی جا سکے۔

سے ول شہر دنیا کے پرانے ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اسکی بنیاد ہرکولیس نے رکھی تھی۔ ارجولیس سیزر نے شہر کے گرد مضبوط مینار اور دیوار تعمیر کی تھی۔ بائبل میں اسکا ذکر Tarsis کے نام سے ہے جہاں سے بادشاہ سلیمان کو ہاتھی کے دانت (IVORY) اور مور کا پرندہ تحفہ کے طور پر بھیجا گیا تھا۔ جب نئی دنیا دریافت ہوئی تو قانوناً تمام دولت اس شہر کی بندرگاہ سے سپین آتی تھی۔ پھر اس کی شہرت اس بات میں بھی ہے کہ 1801ء میں Guiseppe Piazzi نے اپنے بحری جہاز سے زمین کے گرد چکر یہاں سے لگایا تھا۔ یعنی circum-navigate کیا تھا۔ میرے لئے اس کو دیکھنے کی شدید خواہش اس لئے تھی کہ یہاں کے ٹاور میں کئی رات قیام کر کے اندلسی اسٹرنومر جابر ابن افلاح نے آسمان پر موجود سیاروں ستاروں اور کروں کا مطالعہ کر کے بطلیموس کی کتاب میں موجود غلطیوں کی نشاندہی اپنی کتاب اصلاح المجسطی میں کی تھی۔ پھر اندلس کے سب سے عظیم فلسفی ابن رشد کو اس شہر کا گورنر بنایا گیا۔ جب وہ صرف بیس سال کا تھا۔ اور اس پر زندیق کا فتویٰ لگنے کے بعد اس شہر کے ایک چوک میں اس کی کتابوں کو نذر آتش کیا گیا تھا۔

صبح فرنٹ ڈیسک کلرک کو ہاتھ کی انگلیوں کے چلنے سے سمجھایا کہ ہمیں لا بیرالڈ دیکھنا مقصود ہے اس نے دو انگلیوں کو میز پر چلا کر پوچھا کہ پیدل جانا ہے میں نے اثبات میں سر ہلا دیا تو اس نے نقشہ کی فوٹو کاپی کر کے وہاں جانیکا راستہ بنا دیا۔ گلیوں میں خوب چہل پہل تھی نصف گھنٹہ پیدل چل کر وہاں پہنچ گئے داخلہ کے لئے لمبی قطار تھی اس وقت یہ ٹاور وسیع وعریض کیتھیڈرل کا حصہ ہے کسی زمانہ میں یہ مسجد قرطبہ کے بعد مغرب میں دوسری بڑی مسجد کا مینار تھا ۔ مینار کے اندر سیڑھیاں نہیں بلکہ Ramps ہیں جنکی تعداد 35 ہے اس سے بھی زیادہ اور ہوں گے مگر اس سے اوپر جانیکا راستہ بند تھا

اور انسان صرف اس جگہ تک جا سکتا ہے جہاں بڑی بڑی گھنٹیاں نصب ہیں ٹاور کے اندر داخل ہوتے ہی ایک سنگ مرمر کی تختی دیوار پر نصب نظر آتی ہے جو عربی اور سپینش زبانوں میں ہے میں نے جو تصویر لی اس کے مطابق اس کی پہلی لائن یوں پڑھی جاتی ہے۔امر الخلفة ابو یعقوب یوسف عریفه احمد بن باسه هذه لصف معاة فی 13 من صفر 1183ء بنا ها۔ یعنی اسکی بنیاد امیر ابو یعقوب یوسف نے 1173ء میں رکھی اور اسکا معمار احمد بن باسہ تھا زمین کے قریب اسکی دیوار نوفٹ موٹی ہے یہ تین سوفٹ اونچا ہے اسکا آرکیٹیکٹ سسلی کا ایک مسلمان تھا اس کی اساس یعنی base تین سو سکوئر فٹ ہے جب یہ جامع مسجد کا حصہ تھا تو مؤذن گھوڑے پر بیٹھ کر اوپر اذان دینے جاتا تھا۔اس زمانے میں مینار چورس ہوتے تھے یہی اس وقت کا رواج تھا آجکل مینار پتلے اور لمبے بنانیکا رواج ہے۔اسکی تعمیر 1197ء میں مکمل ہوئی۔ مینار کے اوپر بالکونی تھی میرا اندازہ ہے کہ اندلسی اسٹرانومر جابر ابن افلاح (وفات 1150ء) اس بالکونی سے آسمان کا مشاہدہ کرتا تھا یہی اسکی آبزرویٹری تھی۔ایک یوروپین مؤرخ برک Burke کا کہنا ہے کہ اس ٹاور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہا اسمیں موجود رصدگاہ فی الحقیقت یورپ کی سب سے پہلی آبرروزیٹری تھی۔

مینار کے اوپر جب ہم شہر کا معائینہ کر رہے تھے تو ایک مسلمان جوڑے سے ملاقات ہوئی جو لندن سے سیر کرنے آئے تھے هیرلڈا ٹاور سے ول کی سب سے بری ایٹریکشن ہے پوری دنیا سے لوگ اسکو دیکھنے آتے ہیں 1258ء میں جب بادشاہ فرڈی ننیڈ نے اسکو فتح کیا تو وہ گھوڑے پر بیٹھ کر اس کے اوپر گیا تھا اور اس وقت جس کیتھیڈرل کا حصہ ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا gothic church ہے۔اسکی عمارت بہت وسیع ہے چھت اتنی اونچی کہ گردن میں بل آجائے کیتھڈرل کے اندر جملہ نوادرات میں سے ہاتھ سے لکھی ہوئی بائیبل تھی جس کا سائز کم از کم پانچ فٹ تھا اس کا ایک صفحہ الٹنے کے لئے دو آدمی درکار ہوں گے یہ بائیبل موٹے شیشے کے بکس کے اندر بند تھی۔اس حیران کن کتاب کو میں کتنی ہی دیر دیکھتا رہا۔چرچ کی دیواروں پر ان گنت بیل بوٹے اور تصاویر تھیں۔

سے ول کا شہر بھی قرطبہ کی طرح وادی الکبیر دریا کے کنارے آباد ہے شہر کے باہر Sierra Morena کے پہاڑوں کا سلسلہ ہے دریا یہاں سے ہوتا ہوا اٹلانٹک اوشین میں جا گرتا ہے۔مینار کی سیر کر نیکے بعد ہم اگلے روز بادشاہ کا محل (رائیل پیلیس) Reales Alqzaras کی سیر کرنے گئے۔کیونکہ یہ سوموار کو بند ہوتا ہے۔شرح داخلہ زیادہ نہیں ہے ٹورسٹ کی لمبی قطار تھی لوگ مختلف زبانیں بول رہے تھے۔محل میں داخل ہوتے ہی وسیع اور کشادہ کمرے نظر آئے یہاں Almovarids & Almohad سلطان قیام کیا کرتے تھے جن میں یوسف بن تاشفین اور ابو یعقوب یوسف کے نام قابل ذکر ہے۔محل میں شاندار عمارتوں کے علاوہ باغات کا ایک لمبا سلسلہ تھا درخت لمبے، اونچے، کھجور اور صنوبر Cypress کے درخت لا تعداد، سبزہ، ہی سبزہ، Box hedges ہر طرف اور باغات کے درمیان چلنے کے لئے راستہ ایک جگہ تالاب میں مچھلیاں تھیں۔جبکہ ایک عمارت کے اندر پانی سے بھرا تالاب نظر آیا گویا یہ امیر شہر کا indoor swimming pool تھا یا اس عمارت موسم گرما میں ٹھنڈی رہتی ہوگی محل کی دیواروں پر دیدہ زیب ٹائلز اور بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔یہاں کا ماحول بہت پرسکون تھا۔ایک جگہ مالی باغیچوں کو مٹی کے بند بنا کر پانی روک روک کر دے رہا تھا۔جگہ جگہ فواروں سے پانی بہہ رہا تھا۔سپین میں سیاحت کے دوران مین نے کہیں اور اتنا سبزہ نہ دیکھا۔اتنی ہریالی نے راحت بخشی۔

ارادہ تھا کہ نماز جمعہ پھر پیدرو آباد میں ادا کی جائے اس لئے

سیول سے قرطبہ چلے آئے۔ نیز یہ بھی ارادہ کیا کہ قرطبہ کی سیر ایک بار پھر کی جائے تا جو مقامات رہ گئے ہیں انکو دیکھ لیا جائے۔ پیرو آباد میں مسجد بشارت قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی ہائی وے کہ عین اوپر واقع ہے اور دور ہی سے مسجد کے دلکش سفید مینار نظر آجاتے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد کی لائبریری میں احباب اکھٹے ہوگئے اور سب کی ناشپاتیوں۔ آلو بخارے اور انگوروں سے تواضع کی گئی۔ یہ تازہ پھل مسجد کے احاطہ سے لائے گئے تھے۔ قرطبہ اگلے روز آئے اور حسب پروگرام یہودیوں کے محلہ پہنچ گئے راستہ میں سطح زمین سے نیچے عرب حمام Arab baths کی بنیادیں دیکھیں۔ کمروں کے روشندان اب بھی نظر آتے تھے اس کے ماسوا اس وقت یہ دو درجن بلیوں کی آماجگاہ تھا۔ اس سے کچھ فاصلہ پر ابن رشد (م 1198ء) کا 15 فٹ اونچا مجسمہ تھا۔ اس نے سر پر پگڑی اور بائیں ہاتھ میں کھڑی کتاب گھٹنے پر پکڑی ہوئی ہے ذرا ادھر ہوئے تو مہندی والے ہاتھ کا مجسمہ تھا جس کے نیچے اندلسی شاعر ابن زیتون کی رباعی سمینٹ میں لکھی ہوئی تھی۔ ایک گلی میں داخل ہوئے تو دکانوں کا سلسلہ نظر آیا ہمارے آگے اتفاقاً ایک ٹورسٹ گروپ آگیا۔ جس کی گائیڈ سپینش میں جملہ مقامات اور یادگاروں کی تاریخ بتلا رہی تھی ہم بھی ساتھ ہو لئے۔ ایک گلی میں گھروں کے درمیان یہودی عالم موسی ابن میمون Maimonides کا مجسمہ آگیا میں نے دیکھا کہ لوگ اسکے پاؤں پر اپنا ہاتھ رگڑ کر چومتے تھے اور اسکو بڑی عاجزی اور تحسین کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مجسمہ سیاہ رنگ کا تھا مگر اس کے پاؤں چمکدار تھے لوگ بڑے شوق سے تصاویر لے رہے تھے۔ موسی قرطبہ میں پیدا ہوا تھا۔ مگر تیرا سال کی عمر میں مسر چلا گیا اس نے فلاسفی اور میڈیسن پر کتابیں لکھیں۔ جن میں دلالت الحریرین بہت مشہور ہے موسی مصر کے سلطان صلاح الدین ایوبی کا پرسنل فزیشن تھا اسکی وفات 1204ء میں ہوئی یہ عالم پگڑی اور جبہ پہنتا تھا اس لئے دیکھنے میں مسلمان عالم لگتا تھا۔ بڑی خواہش تھی کہ یہودیوں کی عبادت گاہ Synagogue بھی دیکھیں یہ گلی میں بالکل ساتھ تھا مگر اس کے موٹی لکڑی والے صدیوں پرانے گیٹ پر قفل چڑھا ہوا تھا۔ یہودیوں پر جو مظالم یہاں توڑے گئے اس کے باوجود اس عبادت گاہ کا محفوظ رہنا بڑی حیرت کی بات تھی۔ چند گلیوں میں گھوم کر ایک کشادہ عمارت کے پاس پہنچے تو ابن حزم کا مجسمہ سامنے آگیا۔ ساتھ ہی ایک بہت بڑا پارک اور کشادہ سڑک تھی ٹریفک زوروں پر تھی چلتے چلتے ایک فوارہ نظر آیا مگر اس پر Aqua Potable نہیں لکھا تھا جس کا مطلب تھا کہ یہ پینے والا پانی نہیں ہے۔ ٹورسٹ گروپ کے ساتھ چلنے کا فائدہ ہو گیا اور ہم قدیم زمانے کے مشہور رومن عالم سینیکا Seneca کے مجسمہ کے پاس پہنچ گئے اس عالم کے نام کا ٹورنٹو میں ایک مشہور کالج بھی ہے۔

قرطبہ کی یونیورسٹی کی جو شہر میں پھیلی ہوئی ہیں وہ دیکھیں ایک ریستوران میں کافی اور کیک کھایا۔ ان کا مالٹے کا جوس تازہ اور روح افزاح تھا۔ یہاں کی مالٹوں کی منڈی بہت مشہور ہے۔ الوداع کا وقت آن پہنچا تھا کچھ لمحوں کے لئے اسکی تاریخ ذہن میں تازہ ہوگئی۔ یہ شہر قرون وسطی میں پورے یوروپ کا دارالخلافہ تھا اس شہر کی علم کی شمع سے یوروپ میں نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ دسویں صدی میں شہر کے خلیفہ الحکم ثانی کی لائبریری میں چار لاکھ کتابیں تھیں۔ اس شہر کی یونیورسٹی میں دس ہزار طالب علم تھے۔ اور اس شہر میں دسویں اور گیارہویں صدی میں ہر سال ستر ہزار کتابیں شائع ہوتی تھیں۔ اس شہر نے کتنے یکتائے روزگار عالم پیدا کیئے جن کی کتابیں اب بھی دنیا کی لائبریریوں کی زینت ہیں۔ شاعر نے اس روئے سخن کو یوں قلم بند کیا ہے۔

ہے زمین قرطبہ بھی دیدہء مسلم کا نور
ظلمت مغرب میں جو روشن تھا مثل شمع طور

بجھ کے بزم ملت بیضا پریشاں کر گئی
اور دیا تہذیب حاضر کا فروزاں کر گئی

میڈرڈ

عبدالکریم صاحب کو میڈرڈ بزنس کے سلسلہ میں جانا تھا اس لئے پروگرام بنا کہ اگلے روز صبح چھ بجے روانہ ہوں گے کیونکہ پیدرو آباد سے قرطبہ کار سے قریب پانچ گھنٹہ کی مسافت پر ہے عبد الباسط ہمارے امیر قافلہ بنے اور ہم گیارہ بجے میڈرڈ پہنچ گئے باتیں کرتے فاصلہ پر کا ذرا بھی احساس نہ ہوا۔ راستہ میں ہائی وے سے کچھ فاصلہ پر ایک صدیوں پرانے کنویں کے آثار دیکھے اس کو عرب Noria کہتے تھے اور اب بھی اسکا یہی نام ہے یہ کنویں مسلمان شام سے زراعت کے لئے لائے تھے۔ میڈرڈ بہت بڑا شہر ہے یہ بھی پہاڑ پر واقع ہے۔ گلیاں اوپر نیچے جاتی ہیں ہر طرف شاندار عمارتیں خاص طور پر پوسٹ آفس کی بلڈنگ تو بہت عالی شان تھی ایک ترکش ریستوران میں لنچ کیا اور Donai کباب کھایا بھوک کی نسبت سے اسے مزے دار پایا۔ اس کے ساتھ ترکش لسی پی جو گرمی کی شدت کے باعث زبردست پیاس کی تلافی کا مؤثر باعث ہوئی۔ میڈرڈ میں اسلامی آثار بہت کم نظر آئے۔

میرا میڈرڈ کا سفر کرنے کا مقصد یہاں کی شہرہ آفاق اسکوریال لائبریری دیکھنا تھا جو شہر سے باہر پچاس کیلومیٹر کے فاسلہ پر El Escorial شہر میں پہاڑوں کے درمیان اونچے مقام پر واقع ہے اسکی محل نما عمارت دور ہی سے نظر آجاتی ہے وسیع وعریض رقبہ میں پھیلی عمارت میں ایک خانقاہ Monastry چرچ۔ آرکی ٹیکچر میوزیم۔ پینٹنگ میوزیم اور مشاہیر کے مقبرے سے یعنی Pantheon ہے اس کی بنیاد 1563ء میں رکھی گئی تھی۔ پہلے میوزیم میں بلڈنگ تعمیر کرنے کے پرانے اوزار۔ پرانے بڑے بڑے تالے اور چابیاں موٹے رسے نمائش کے لئے رکھے تھے ایک جگہ ایک ٹن وزنی پتھر کے دونوں طرف کیل لگے تھے اور اس کے ساتھ لکڑی کی Pulley تھی دکھانا یہ مقصود تھا کہ بھاری پتھر کس طرح زمین سے اٹھا کر اوپر اونچی دیواروں پر لگائے جاتے تھے۔

ایک پرانی پرکار شیشے میں بند دیکھی جو کم از کم چار فٹ لمبی تھی پھر ایک جگہ سنگ مرمر کے تابوت قطار اندر قطار پڑے تھے۔ یہ اسپین تھین شاید اس علاقہ کے مشاہیران کا تھا۔ بالآخر لائبریری میں داخل ہوئے دروازہ پر کھڑی سیکیورٹی گارڈ خاتون سے ہم نے استفادہ کیا کہ ہمیں عربی کے مخطوطات کا یہاں موجود ذخیرہ دیکھنا مقصود ہے اس نے جواباً بتلایا کہ جولائی اور اگست کے مہینوں میں لائبریری بند ہوئی ہے اس وقت سٹاف دستیاب نہیں ہے۔ خیر ہم اس کے بڑے کشادہ ہال میں داخل ہو گئے عین درمیان میں اسٹرونومی کے مختلف انسٹرومنٹ اور دنیا کا ایک بڑا نقشہ۔ یعنی گلاب نمائش کے لئے رکھا تھا میں نے armillary sphere کے ساتھ فوٹو اتروایا تا سند رہے کہ ہم واقعی یہاں آئے تھے دیواروں کے ساتھ پرانی الماریاں تھیں جن میں پرانی کتب اور مخلوطات بند رکھے ہوئے تھے ایک جگہ ہاتھ سے لکھا قرآن پاک کا نسخہ محفوظ تھا اس کے ساتھ عربی زبان میں ہاتھ سے لکھی ایک کتاب بھی اس ہال میں چھت پر رنگ برنگی Painting نہایت دیدہ زیب تھیں۔ لائبریری میں چالیس ہزار کے قریب نادر اور نایاب نسخے موجود ہیں لائبریری دیکھنے کے بعد ان کی گفٹ شاپ سے تحفے خریدے اور واپس میڈرڈ کا رخ کیا فیصلہ ہوا کہ واپسی پر ایسا ہائی وے لیا جائے کہ طلیطلہ Toledo کا تاریخی اور پرانا شہر بھی دیکھا جائے۔

ٹولیڈو ہائی وے پر میڈرڈ سے صرف 45 منٹ کی ڈرائیو پر ہے شہر ایک اونچے پہاڑ پر واقع ہے اس کے باہر بھی دریا بہتا ہے۔ مجھے جو چیز کھٹکی وہ یہاں کی سڑکیں تھیں جو اوپر نیچے جاتی تھیں مکان بھی دور اوپر پہاڑ پر واقع تھے گلیاں پکی اینٹوں کی تھیں۔ جس جگہ

ہم نے کار پارک کی اس کے سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو شہر کے دفاع کیلئے تھا پہاڑ پر او پر گئے تو ایک اور گیٹ میں سے گزر ہوا مجھے بتایا گیا کہ ایک زمانہ میں دشمن پر اس گیٹ کے اوپر سے گرم تیل پھینکتے تھے۔ دور گلی میں مجھے سفید اور سرخ اینٹوں میں بنے محراب نظر آئے ذہن میں فوراً قرطبہ کی مسجد کا ڈیزائن آ گیا پتہ چلا کہ یہ عمارت بھی مسجد ہے اس مقام پر طارق بن زیاد نے نماز ادا کی تھی۔ مسجد کے گیٹ پر اس وقت قفل لگا ہوا تھا۔ مگر جب کھلی ہوتی ہے تو اس میں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ مسجد کا سائز ایک عام مکان سے زیادہ نہ تھا۔ دیوار پر کوئی کتبہ نہ تھا صرف اسکے محراب اسکی نشانی تھے۔ اسکا نام Mezquita del Cristo de la Luz ہے۔ یہ شہر تلواریں بنانے اور سائنسی انسٹرومنٹ (جیسے ایسٹرولیب Astrolabe) بنانے میں بہت مشہور ہوتا تھا بازار میں دکانوں پر قسم ہاقسم کی دلکش تلواریں وافر تعداد میں نظر آئیں۔ ایک دکان کے باہر Bow& arrow پڑے تھے جو کم از کم دو سو سال پرانے ہونگے۔

ٹولیڈو سے ہم پہاڑوں میں سے One lane highway کا پر خطر سفر کرتے ہوئے شام سات بجے پیدرو آباد پہنچے راستہ میں ایک جگہ گیس سٹیشن پر چائے کے لئے رکے ملحقہ باغ میں انگوروں کی بیلیں نظر آئیں۔ جن پر سرخ انگور لدے ہوئے تھے۔ شاید میٹھے ہوں گے بغیر اجازت کے انکو کھانا مناسب نہ سمجھا مگر دل للچایا بہت۔ کچھ روز بعد پکنک پر گئے تو جنگل میں انجیروں کے درخت سے اتنی مزیدار۔ تازہ بہشتی انجیریں کھائیں کہ جی بھر گیا۔

عام تاثرات

اندلس مرحوم میں قیام و سیاحت کے دوران سب سے بڑا مسئلہ زبان کا تھا مقامی لوگوں سے انسان کھل کر مدعا بیان نہیں کر سکتا ہے اس لئے وہاں کا ارادہ کرنے سے قبل یا تو کائی رشتہ دار ہوں تلاش کر لیں یا پھر Berlitz کی طرف سے شائع شدہ کتاب انگلش سپینش خرید کر ساتھ رکھ لیں۔ اس ضمن میں Playing cards کی طرح کارڈز بھی ملتے ہیں جن کے اوپر انگلش اور کارڈ الٹا کرو تو سپینش لکھی ہوتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر انسان یہ Panic Cards دکھا سکتا ہے۔

ہم نے وہاں قیام کے دوران ہر قسم کا پھل کھایا مگر جس پھل نے ہمارا دل موہ لیا وہ سردہ کا پھل تھا۔ جتنی بار خریدا۔ نہایت شیریں اور مزے دار نکلا۔ dehyderation سے محفوظ رہنے کا بہترین علاج ہے۔

ایک روز ہم نے ایک درخت سے ایسا پھل اتارا جس کے مخنی کانٹے ہاتھوں میں ایسے بیٹھے کہ چار روز تک چبھتے رہے ان کو دیکھنے کے لئے الیکٹرون مائیکروسکوپ درکار تھا لہٰذا ان کا نکالنا بھی مشکل اس پھل کو گھر لا کر فرج میں رکھ دیا دو دن بعد اسکا چھلکا اتار کر اسے کھایا تو بہت مزے دار نکلا یہ پھل زقوم تھا۔ مقامی لوگ صبح ناشتہ میں انڈے میں آلو ڈال کر بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ جو ڈبل روٹی کھاتے ہیں اسکا نام پان Pan ہے۔ ایک بار ہم نے ریستوران میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں۔ انگلی کے سائز کی۔ پروں سمیت بیسن بغیر تیل میں فرائی کی ہوئیں کھائیں۔ اس کے ساتھ آلو اور ٹماٹر کا سوپ بھی مزے دار تھا۔ کھانے کے ساتھ لوگ سلاد کے اوپر زیتون کا تیل ڈالکر بہت شوق سے کھاتے ہے کھانیکے تیل اور پکانے کے تیل میں فرق ہے۔ باسمتی چاول یہاں نہیں ملتے جو موٹے چاول ملتے ہیں وہ بدمزہ۔ ہاں چکی کا آٹا عام ملتا ہے اور بہت کھایا جاتا ہے۔ قرطبہ میں گروسری کا بڑا اسٹور Eroski ہے جہاں ہر چیز دستیاب ہے صرف سبز مرچ نہیں ملتی ہے۔ ہمارے عزیز لندن سے یہ تحفہ خاص طور پر خرید کر لائے۔

یہاں کی کرنسی کا نام Peseta ہے ہر چیز ہزاروں میں خریدی جاتی ہیں ایک سو امریکن ڈالر کے ہمیں پندرہ ہزار Peseta ملے لندن کی نسبت یہاں اشیاء سستی ہیں مگر کینیڈا کی نسبت کوئی خاص

فرق نہیں ہے۔ایک جگہ سونے کا زیور دیکھا اس کے بنانے کی لیبر کافی مہنگی تھی۔ وہاں کی سوغات ہاتھ کے پنکھے ہیں جو ساری دنیا میں مشہور ہیں۔رات کو لوگ گھروں سے باہر بیٹھ کر جاگتے باتیں کرتے اور ساتھ ساتھ پنکھا ہلاتے جاتے ہیں۔خیال تھا کہ گرم ملک ہے لہٰذا مکھیاں ضرور ہوں گی مگر بہت مایوسی ہوئی کہیں بھی بے چاری بعوذہ نظر نہ آئی ۔ جس طرح سردی کے موسم میں کینیڈا سے پرندے ساؤتھ چلے جاتے ہیں شاید مکھیاں اور پرندے یہاں سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ ہر جگہ مجھے صفائی بہت نظر آئی لوگ بہت صفائی پسند ہیں شاید یہ عادت ان لوگوں میں مسلمانوں سے آئی ہے قرطبہ میں بعض سڑکوں پر دونوں طرف مالٹے کے درخت بہت اچھے لگے۔سیوج سسٹم الکوثر El Carpio جیسے گاؤں میں بھی بہت اچھا تھا۔

آکسفورڈ میں ایک قلمی نسخہ میں مندرجہ ذیل دعا پڑھی تھی اس کے ساتھ اس سفر نامہ کو ختم کرتا ہوں۔ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك انی اعوذبك من زوال نعمتك و تحول عافيتك

بقیہ سیرت آنحضرت ﷺ (عورتوں کے حقوق) ص 18 سے

انکو اصلاح کی صدہا سال سے نومیدی ہو چکی تھی پھر نظر اُٹھا کر دیکھئے کہ قرآنی تعلیم نے جوان کے بالکل مخالف تھی کیسی نمایاں تاثیریں دکھلائیں اور کیسے ہر ایک بد اعتقادی اور ہر ایک بدکاری کا استیصال کیا شراب جو ام الخبائث ہے دور کیا قمار بازی کی رسم کو موقوف کیا۔ دختر کشی کا استیصال کیا۔ اور جو انسانی رحم، عدل، اور پاکیزگی کے بر خلاف عادات تھیں سب کی اصلاح کی۔ ہاں مجرموں نے اپنے جرموں کی سزائیں بھی پائیں جن کے وہ حقدار تھے۔ پس اصلاح کا امر ایسا امر نہیں ہے جس سے کوئی انکار کر سکے''۔ (نور القرآن صفحہ ۲۸ حاشیہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE
Fax Facility Sending & Recieving Here
Fax open in 24 Hours.

<u>OWNER</u>:
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh.: Ahmadiyya, Qadian - 143516
Ph: 0091-1872-22222
(R)20286
Fax: 21390

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH
GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service
All Kind of Electronics
Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here
Near Ahmadiyya Mission Gangtok
Ph: 03592 - 26107
03592 - 81920

مشروم MUSHROOM
(غذایت سے بھرپور غذا)

از عزیزہ سعیدہ فوزیہ جٹ قادیان

مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں نے مشروم کے بارے میں بہت کچھ سنااور پڑھا ہوگا بلکہ بعضوں نے اسے کھایا بھی ہوگا۔

میں نے بھی سن رکھا تھا کہ مشروم بھی کوئی چیز ہے۔مگر ایک دفعہ حضور ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کو m.t.a. کے زریعہ مشروم کے پکوڑے کھاتے ان پکوڑوں کی تعریف کرتے اور پھر جس نے پکوڑے بنائے تھے اسکی بھی تعریف کرتے سنا کہ ان کو مشروم کے پکوڑے بنانے کا بہت اچھا ڈھنگ ہے۔

چنانچہ گزشتہ ماہ مہاراشٹرااور گوا وغیرہ کی سیر کے دوران ہوٹلوں کو مشروم سے متعارف کراتے ہوئے دیکھا اور سنا۔اس لئے میں نے کچھ دلچسپی لی اور مشروم کے بارے میں کچھ معلومات جمع کیں ۔جوقارئین مشکوۃ

کی تواضع کیلئے نہایت اختصار سے پیش ہیں۔

خدا نے کوئی بھی چیز ایسی پیدا نہیں کی جو بے فائدہ اور بے مصرف ہے۔ہم کسی چیز کو بے فائدہ اور بے مصرف اس لئے سمجھ لیتے کہ ہم اس کا مصرف نہیں جانتے۔مشروم MUSHROOMS بھی ایسی چیز تھی جس کو کم از کم ہندوستان میں بلکل بے مصرف سمجھا جاتا تھا۔لیکن اب تو اس کی باقاعدہ کاشت بھی ہو رہی ہے۔اور بڑے پیمانے پر تجارت بھی ۔مشروم کو کھمبی کہا جاتا ہے ۔اس کو سانپ کی چھتری کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔اصل میں خودرو کھمبی فائیدا بخش بھی ہوتی تھی ۔اورزہریلی بھی۔ظاہر ہے کہ اب صرف فائدہ بخش کھمبی کی کاشت ہوتی ہے۔

عربی میں مشروم کو "نیابت الرعد" یعنی آسانی بجلی کی سبزی (پودا) کہا جاتا ہے مشروم کا تعلق "Fungus" یعنی پھپھوندی کے خاندان سے ہے۔

مشروم عام طور پر چند سنٹی میٹر کی ہوا کرتی ہے۔لیکن بعض کئی میٹر کی بھی ہوتی ہیں گو اس میں جڑ تنا پتے نہیں ہوتے لیکن دیکھنے میں ایک پتے جیسی چیز پر چھتری ہوتی ہے۔چھتری کے نیچے دھاریاں سی ہوتی ہیں۔مشروم کی افادیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔آپ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ اس کا پانی آنکھوں کی بیماری کو دور کرتا ہے۔

زمانہ قدیم سے اس کی افادیت سے لوگ واقف تھے کہا جاتا ہے کہ یونان کے لوگ جنگ میں جانے سے پہلے اس کو مختلف طریقے سے پکا کر کھاتے تھے۔وہ سمجھتے تھے کہ اس کے کھانے سے قوت بڑھتی ہے۔چین میں تو ہر چیز کھائی جاتی ہے لیکن مشروم دوا کے طور پر بھی کھائی جاتی ہے۔کیونکہ کئی امراض کو دور کرتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی صحابہؓ نے بھی مشروم کو دوا کے طور پر استعمال کیا ہے۔مصر میں بھی لوگ اسے قوت اور طاقت کے لئے استعمال کرتے تھے۔

کھمبی دمے بخار، دردگردہ، اور یرقان میں خاص طور سے مفید ہے۔نزلہ زکام کے علاوہ ذیابیطیس میں بھی اس کی افادیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔

ہومیوپیتھی دواؤں میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔Agaricus نامی دوا مشروم ہی سے بنتی ہے۔اور کئی امراض میں کام آتی ہے۔

ایوروید میں اس کا سفوف پرانے زخم کے لئے کام آتا ہے۔

خاص طور سے ایسے زخم کیلئے جو سوکھتا نہیں ہے۔استعمال کیا جاتا ہے گنج پن کو دور کرنے میں بھی کھمبی استعمال ہوتی ہے۔اس مقصد کیلئے بھی خشک کھمبی کام میں لائی جاتی ہے۔یونانی حکیم ٹائیفائیڈ اور

موتی جھرہ جیسے بخاروں میں شہد میں ملا کر اسے دیتے ہیں۔ آنکھوں کیلئے اس کی افادیت مسلم ہے بوعلی سینا نے اس کے پانی کو آنکھ کی سوزش اور ورم کیلئے مفید قرار دیا ہے۔

جہاں دوا کے طور پر اتنے فائدے رکھتی ہے۔ وہیں غذا کے اعتبار سے بھی اس کے فائدے کچھ کم نہیں۔ اس میں کئی حیاتیں اور نمکیات کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ لحمیات Protien کے لئے یہ گوشت سے کم نہیں۔ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ آدھ کلو مشروم میں ایک بکرے کے برابر پروٹین ہوتے ہیں۔ پروٹین کے علاوہ ۔سوڈیم ۔ پوٹاشیم ۔کیلشیم ۔میگنیشیم ۔تانبا۔لوہا۔فاسفورس گندھک اور کلورین کی بھی اس میں اچھی خاصی مقدار ہوتی ہے۔

پروٹین حاصل کرنے کا شاید یہ ارزاں ترین ذریعہ ہے۔ مشروم کی تغذیہ بخش خصوصیات کی وجہ سے مغربی ممالک میں اس کی کاشت اور تجارت بہت بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اس کو ڈبوں میں بند کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ مشرقی ممالک میں چین اور جاپان اسکی کاشت میں سب سے آگے ہیں۔ چین میں تو اسکی کاشت درختوں پر بھی کی جاتی ہے۔ خاص طور پر شاہ بلوط پر اس کی کاشت ہوتی ہے۔ جاپان میں اس کی کاشت ایک صنعت بن گئی ہے۔ خاص درجہ حرارت اور ضرورت نمی حاصل ہو تو مشروم کہیں بھی اگائی جاسکتی ہیں۔

مشرومز کی غذائیت اور اس کی افادیت کی وجہ سے ساری دنیا میں اس کی کاشت کو فروغ حاصل ہوتا جارہا ہے۔ بعض بین الاقوامی کمپنیاں اس کی تجارت کو فروغ دے رہی ہیں۔ اس کے بیج یا سپوز فروخت کئے جاتے ہیں۔ مشروم کی چھتری کے نیچے کو جو دھاریاں ہوتی ہیں۔ انکو گیلز Gills کہا جاتا ہے۔ گلز کے اندر کالے دانے ہوتے ہیں جو سپورز Spouse کہلاتے ہیں۔ یہ تعداد میں لاکھوں بلکہ اربوں ہوتے ہیں۔ انکی بہت بڑی تعداد ضائع ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو شاید دنیا میں ہر جگہ مشروم ہی مشروم نظر آتے۔ مشرومز اپنی غذا آپ پیدا نہیں کرتے۔ اس لئے وہ گلی سڑی چیزوں پر اگ جاتے ہیں۔ اس کی کاشت کرنے کے لئے نہ پانی کی ضرورت ہے نہ کھاد کی۔ اس کو درختوں کے گلے سڑے تنوں پر پوال (پرالی) کی گھاس یا کوئی بھی گھاس بھوسے یا بیکار روئی اور لکڑی کے برادے پر اُگایا جاسکتا ہے۔ اس کی کاشت کیلئے درجۂ حرارت کی اہمیت ہے۔ 25 سے لیکر زیادہ سے زیادہ 35 سینٹی گریڈ درجۂ حرارت ہی میں یہ پھل پھول سکتی ہے۔ مشروم کو کہیں بھی اگایا جاسکتا ہے۔ ایک بیکار سی کشتی یا تختہ لیکر یا پھر پولی تھین کے لفافوں کو پھیلا کر اس پر بھوسہ یا پوال کی گھاس ڈالی جائے اور اسکو ستر (70) پچھتر فیصد نم کر دیا جائے۔ اور اسپر سپوز پھیلا دئے جائیں۔ تو کچھ دنوں میں اگ آئیں گے۔ اس فصل کو چھری یا چاقو سے کاٹ کر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

ھوالشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبدالعزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)

01872-22278

قرآن مجید کی خصوصیات

☆ قرآن مجید کی سب سے لمبی آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ........بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ہے(سورۃ البقرۃ آیت 282 سپارہ تلک الرسل ع6)

☆صرف ایک آیت کا پورا رکوع سورۃ المزمل کا آخری رکوع ہے۔

☆کل سورتیں مع سورۃ الفاتحہ 114 ہیں۔

☆سب سے بڑی سورۃ سورۃ البقرۃ اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے۔

☆قرآن مجید میں تین آیات سے کم کی کوئی سورۃ نہیں۔

☆سورتوں اور آیتوں اور ان دونوں کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ رکوع، منزلیں، سپارے اور اعراب پہلے بزرگوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے خود لگائے ہیں۔

☆نزول کے لحاظ سے قرآن مجید کی سب سے پہلی آیات سورۃ العلق کی پہلی چھ آیات ہیں۔ بسم اللہ کو شامل کر کے اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ.....الخ

☆قرآن مجید کی سب سے آخری آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ہے

☆سورۃ الانفال اور التوبۃ ایک ہی سورت کے دو ٹکڑوں کے نام ہیں۔

☆مقطعات قرآنی یہ ہیں:

الٓمٓ چھ دفعہ، الٓرٰ پانچ دفعہ، طٰسٓمٓ دو دفعہ اور الٓمٓرٰ، الٓمٓصٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، طٰہٰ، طٰسٓ، یٰسٓ، حٰمٓ، عٓسٓقٓ، صٓ، قٓ ایک ایک دفعہ قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں۔

☆اٹھائیس حروف تہجی میں سے چودہ حروف مقطعات ہیں۔ جن میں سے تین نقطوں والے ہیں اور باقی بغیر نقطوں کے ہیں۔

☆قرآن مجید کی آیت 6666 اور رکوع 540 اور الفاظ 86430 ہیں۔

☆سب سے بڑا لفظ "فَسَیَکْفِیْکَھُمْ" ہے۔

☆قرآن مجید میں کل پندرہ سجدے ہیں۔

☆سورۃ فاتحہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ مکہ میں بھی اور مدینہ میں بھی۔

☆قرآن مجید میں کل 28 انبیاء کا ذکر ہے۔

﴿مرسلہ مکرم سید کلیم احمد صاحب بتاپوری﴾

ایک الہام-ایک خوشخبری

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا "خدا کی پناہ میں گذارو" (البدر 28 اگست 1903ء)

اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"یعنی تمہیں یہ خوشخبری ہے کہ اب اللہ کی پناہ میں تم آچکے ہو اور بقیہ وقت تمہارا خدا کی پناہ میں گذرے گا۔ یہ 1903 کا الہام ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ 1903ء کے الہامات عام طور پر 2003ء میں ایک نئی شان سے پورے ہوتے ہیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 اکتوبر 2001ء)

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواکی تبلیغی مساعی اور اسیری کی سعادت

مورخہ 01-11-23 بروز جمعہ چار خدام پر مشتمل ایک وفد نے ڈوڈا کا تبلیغی دورہ کیا۔ دورہ میں ٹھاٹھری، پریم نگر، پل دوداہ وغیرہ مختلف علاقوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے ہوئے اور جماعتی لٹریچر تقسیم کئے۔

مورخہ 26 نومبر بھدرواتحصیل میں اشتہارات لگائے گئے جہاں پر غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے جماعت کی مخالفت میں جلوس نکالا گیا۔ اس کے بعد پانچ خدام مکرم ظفر اللہ عزیز منڈاشی، مکرم باسط رشید گنائی، مکرم ظفر احمد صاحب منڈاشی اور مکرم جوہر حفیظ فانی صاحب کو پولیس نے 153-A ایکٹ لگا کر حراست میں لے لیا۔ جیل میں ایک سازش کے تحت قیدیوں نے مارنے کی بھی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص حفاظت فرمائی۔ آخر کار 9 دن جیل میں رہنے کے بعد جماعت احمدیہ بھدروا کی مسلسل کوششوں سے یہ سب ضمانت پر رہا ہوئے۔

درخواست دعا

مکرم M.B. ظہیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کرناٹک تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی طبیعت دو سال سے علیل ہے اور ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی کامل دعاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرض گناہ کا علاج

حضرت شبلیؒ نے ایک حکیم سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے اس کی دوا آپ کے پاس ہو تو عنایت کیجئے۔ یہاں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا کہ شبلی یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں۔

حیا کے پھول صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن و اخلاق کے بیج، یہ سب لیکر ریاضت ہاون کے دستہ میں کوٹنا شروع کرو اور اشک پشیمانی کا عرق انہیں روز ملاتے رہو پھر ان سب دواؤں کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ۔ جب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان کر اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا جس وقت پک کر تیار ہو جائے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔ حضرت شبلی نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

(مظفر احمد شاہد آسنور کشمیر)

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ کولکتہ

رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کولکتہ کو مثالی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ 01-11-25 کو مسجد احمدیہ کولکتہ میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام رمضان المبارک کی اہمیت برکات و فضائل کے متعلق تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مورخہ 01-12-15 کو اجتماعی دعا کے موقع پر افطاری کا اہتمام کیا گیا جس میں 250 افراد نے شرکت کی۔

آخری عشرہ میں خدام نے مسجد احمدیہ کولکتہ کے احاطہ میں وقار عمل کے لئے مکمل تین دن رات تک وقار عمل کر کے مسجد احمدیہ کی دیوار پر سفیدی کی اور جملہ اخراجات مقامی مجلس نے ہی برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو جزائے خیر عطا فرمائے اور

مزید خدمات کی توفیق ملے۔

﴿قائد مجلس خدام الاحمدیہ کولکتہ﴾

مثالی وقار عمل

الحمد للہ کہ امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو نومبر 2001ء کے جلسہ سالانہ کے لئے مثالی وقار عمل کرنے کا موقع ملا۔ یہ وقار عمل ہفتہ صفائی کے نام سے موسوم تھا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے خدام نے بھرپور حصہ لیا۔ ہر دن تقریباً سو کے قریب خدام نے اس میں شرکت کی۔

جلسہ سالانہ سے قبل بہشتی مقبرہ، قیام گاہ مہمانان کرام، نیز مقامات مقدسہ کی مکمل صفائی ہو چکی تھی۔ اور اس وقار عمل میں اطفال الاحمدیہ قادیان نے بھی اس میں بھرپور حصہ لیا اور بڑے ہی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کے قدم بقدم چلتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مزید خدمات کی توفیق دے۔

﴿سید کلیم احمد ایڈیشنل ناظم وقار عمل قادیان﴾

وقار عمل

مورخہ 01-11-1 کو اطفال الاحمدیہ ریشی نگر نے مہمان خانہ میں وقار عمل سرانجام دیا۔ جس میں کم از کم 30 اطفال شامل تھے۔ نیز صدر صاحب اور جماعت کے اور بھی بزرگ اصحاب خود تشریف لائے اور اطفال کی حوصلہ افزائی کی۔ آخر پر صدر صاحب نے دعا کروائی۔

حیدر آباد

بفضلہٖ تعالیٰ حیدر آباد کی چاروں مساجد میں رمضان المبارک میں نماز تراویح کا انتظام رہا اور بعد نماز فجر درس کا اہتمام بھی ہوتا رہا۔

خدمت خلق: اراکین مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کو اس بابرکت ماہ میں اجتماعی طور پر غرباء و مستحقین کی خدمت کرنے کو موقعہ ملا۔ غرباء میں 32800 روپے مالیت کے کپڑے تقسیم کئے گئے۔

تربیتی اجلاس: ماہ دسمبر میں دو تربیتی اجلاسات کا انعقاد ہوا۔ جس میں خدام و اطفال نیز لجنات بھی کثرت کے ساتھ شریک ہوئیں۔

﴿تنویر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد﴾

گولکرہ صوبہ کرناٹک کی مساعی

امسال رمضان المبارک کے مقدس ایام میں نومبائعین کی تربیت و تعلیم کے سلسلہ میں باقاعدہ سکیم بنائی گئی۔ اور متعدد جگہوں پر اجلاسات و مجلس سوال و جواب کا انعقاد کر کے نومبائعین کی تشنگی کو دور کیا گیا۔ سینٹر گولکرہ میں بعد نماز فجر قرآن و حدیث کا درس اور بعد نماز عشاء تراویح اک انتظام رہا۔ جس میں کثرت کے ساتھ نومبائعین شامل ہوتے رہے۔ عید کے موقعہ پر شہر کے بہت سے معززین کو عید ملن پارٹی کے لئے مدعو کیا گیا اور ان کی خاطر خواہ تواضع کی گئی!

﴿عبدالرؤف سرکل انچارج گولکرہ۔ کرناٹک﴾

غیرت الٰہی

"جو خدا تعالیٰ کے دروازہ پر گرتا ہے تو خدا خود اسکی رعایت کرتا ہے اور اسے ضرر دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۳)

تبلیغی مساعی

مکرم محمد ذاکر خان صاحب بمیالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور تحریر فرماتے ہیں کہ سہارنپور کے گردو نواح میں شدید مخالفتوں کے باوجود دعوت الی اللہ کا کام جاری ہے۔ اس سلسلہ میں یمنا نگر کے متعدد پڑھے لکھے لوگوں سے رابطہ کیا گیا اور ان کو مناسب لٹریچر بھی مہیا کیا گیا۔ اس دوران مکرم موصوف نے سردار بھوپیندر سنگھ صاحب سے بھی ملاقات کی جو متعدد مذہبی رفاھی اداروں اور تعلیمی مراکز کے سربراہ ہیں اور حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب مرحوم اور ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم کو بخوبی جانتے ہیں۔ ان کو بھی جماعتی تعارف پر مشتمل کتابیں دی گئیں۔ بہتر نتائج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے زیر اہتمام تربیتی اجلاسات

پہلا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم امیر صاحب حیدر آباد جوبلی ہال بتاریخ 14 نومبر 01ء کو جلسہ سالانہ کے حالات اور تاثرات اور تربیتی پہلو پر ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم شجاعت حسین صاحب کی نظم کے بعد دو تقریریں ہوئیں۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

دوسرا تربیتی جلسہ 16 نومبر کو بروز جمعہ مکرم مبلغ صاحب کی صدارت میں مومن منزل میں منعقد ہوا۔ تلاوت مسعود احمد صاحب کی ہوئی جبکہ مکرم شجاعت حسین صاحب نے نظم پیش کی۔ بعد ازاں مکرم سید طفیل احمد صاحب شہباز نے جلسہ سالانہ کے ایمان افروز واقعات اور جان گزیں تاثرات پیش کئے۔ اس طرح دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین

رپورٹ وقار عمل مجلس خدام

الاحمدیہ حیدر آباد

مورخہ 11 نومبر بروز اتوار ایک عظیم الشان مثالی وقار عمل زیر نگرانی مکرم مظفر احمد صاحب ویلڈنگ ناظم وقار عمل بمقام مسجد احمدیہ مومن منزل صبح 8 بجے رات کے 8½ بجے تک رمضان المبارک کے آمد کے پیش نظر ہوا۔

اس سے قبل تمام خدام سے وقار عمل میں شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی۔ لہذا صبح ٹھیک 8 بجے 17 خدام 5 اطفال اور 4 انصار بزرگان مسجد احمدیہ مومن منزل میں جمع ہوگئے۔ شجر کاری کے علاوہ مسجد احمدیہ مومن منزل کے جائے نماز پردے اور فرش کی دھلائی و دیواروں اور کھڑکیوں کو رنگ روغن کیا گیا۔ کھانے کا انتظام دوپہر میں مکرم قائد صاحب حیدر آباد کی طرف سے تھا۔ انتہائی محنت سے کام لیتے ہوئے تمام شرکاء نے تمام اہم امور سر انجام دیئے۔ تاکہ رمضان المبارک میں آنے جانے والے احمدیوں کو نماز اور جلسوں میں کوئی دقت اور دشواری نہ ہو۔ ان تمام خدام و اطفال و انصار بزرگان کیلئے خصوصی طور پر دعا کی درخواست ہے۔

رپورٹ مجالس

برہ پورہ: اس ماہ مجلس کی دوبار جنرل میٹنگیں ہوئیں۔ جن میں مجالس مقامی میں نئی بیداری پیدا کرنے کے بارہ میں خصوصی غور و فکر کے بعد نئے عملی اقدام اٹھانے کے بارے میں پروگرام مرتب کیا گیا۔ نیز تبلیغی و تربیتی امور کے متعلق بھی غور و فکر کیا گیا۔

یادگیر: مورخہ 10 اگست کو مکرمی صوبائی قائد صاحب کی زیر قیادت اراکین مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مقامی مجلس کے اجتماع کے انعقاد نیز نمازوں میں حاضری کے متعلق خصوصی لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔

اسی طرح مورخہ 19 اگست کو مسجد یادگیر میں محترم امیر صاحب کی اجتماعی دعا کے بعد Blood Group کیمپ کا افتتاح ہوا اس طرح اطفال اور لجنہ اماء اللہ کے بلڈ گروپ کی جانکاری کے لئے کیمپ لگایا گیا۔ چنانچہ ایک خادم نے ایک غیر احمدی فرد کو خون کا عطیہ دیا۔
(عزیز احمد، انچارج اردو سیکشن)

وصایا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائے۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر 15133.

میں ٹی شفیق احمد ولد T.Moidutty قوم احمدیت پیشہ مبلغ عمر 25 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/4/2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ بھارت قادیان ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیرہ منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آبائی جائیداد میں والد صاحب کا ایک مکان زرعی زمین موجود ہے جو ابھی غیر منقسم ہے اور والد صاحب بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ بعد تقسیم جو بھی میرا حصہ ملے گا۔ اسکا 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میں اس وقت بطور مبلغ سلسلہ صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اور ماہوار -/2495 روپے معہ الاؤنس بطور تنخواہ پاتا ہوں میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اسکا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت 1/4/2001 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	العبد	گواہ
محمد انور احمد	ٹی شفیق احمد	شریف احمد

وصیت نمبر 15134

میں سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ ولد مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ U.P

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/3/01 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت اپنی کوئی جائداد منقولہ نہیں ہے۔ البتہ آبائی جائیداد سورو ضلع بالاسور اڑیسہ میں درج ذیل ہیں۔ جو ابھی غیر منقسم ہے اس میں ہم دو بھائی اور تین بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ بعد تقسیم اس میں سے جو بھی حصہ ملے گا۔ خاکسار اس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہے۔

آبائی جائیداد۔ زمین تیس ڈسمل جس میں ایک رہائشی مکان کچا بنا ہوا ہے۔ اس زمین میں سے اندازاً سولہ ڈسمل زمین ایک مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے جب اس کا فیصلہ ہوگا۔ اس کی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا۔

2۔ زمین پندرہ ڈسمل واقع نزد ریلوے اسٹیشن سورو ضلع بالاسور اڑیسہ ان دونوں زمینات کی موجودہ قیمت اندازاً -3150001 روپے تین لاکھ پندرہ ہزار روپے ہے۔

میری اس وقت آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان

سے ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس ملبغ -/2666 روپئے ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا نیز اگر اس کے علاوہ آئیندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	العبد	گواہ
جاوید اقبال اختر	سید فہیم احمد	محمد انور احمد

وصیت نمبر 15135

میں کلیم احمد شاہد ولد محمد حسین صاحب درویش مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 31 سال، تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/4/2001 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری اس وقت منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔

میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ماہوار -/2508 روپئے معہ الاؤنس تنخواہ پاتا ہوں تازیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئیندہ مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا۔ اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت 1/4/01ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	العبد	گواہ
محمد انور احمد	کلیم احمد شاہد	نعیم احمد ڈار

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :
M. S. Qureshi
Prop.
Ph. : 0091 - 11 - 3282643
Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :
4378/4B Ansari Road
Darya Ganj
New Delhi - 110002
India

Registered at No. 38951/82; Postal Registartion No. Pb (0194)2002

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. NO.21 January 2002 No.1

چشمہ شیریں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دُعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دُعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اُسے کسی بدمعاشی میں میسّر آسکتا ہے، ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دُعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اُسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مؤمن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا متوّلی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی توّلی کے بغیر انسان زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے۔ جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ اُن سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ وفریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب وہ شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ اُن کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توّلی میں پھر رہے ہیں۔

﴿ملفوظات جلد 7 صفحہ 60-61﴾